سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

(جمعتہ المبارک 21، سوموار24، منگل25، بدھ26، جمعرات 27، جمعتہ المبارک28۔جون2019)

(یوم الجمع17، یوم الاثنین20، یوم الثلاثہ21، یوم الاربعاء22، یوم الخمیس23، یوم الجمع24۔ شوال المکرم1440ھ)

سترہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10 : شمارہ جات: 7 تا 12

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

دسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 21-جون 2019

جلد 10 : شمارہ 7

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1-	ایجنڈا	-----------	439
2-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	441
3-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	442
	سرکاری کارروائی		
	بجٹ		
4-	سالانہ بجٹ برائے سال 20-2019 پر عام بحث (---جاری)	-----------	443

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوموار،24-جون2019	
	جلد10 : شمارہ 8	
5-	ایجنڈا -----------	499
6-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	511
7-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	512
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
8-	سالانہ بجٹ برائے سال20-2019پر عام بحث(---جاری) -----------	513
9-	مطالبات زر برائے سال20-2019پر بحث اور رائے شماری -----------	519
	منگل،25-جون2019	
	جلد 10 : شمارہ 9	
10-	ایجنڈا -----------	593
11-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	605
12-	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	606
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
13-	مطالبات زر برائے سال20-2019پر بحث اور رائے شماری(---جاری) -----------	607

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	بدھ،26-جون2019		
	جلد10 : شمارہ10		
14-	ایجنڈا	-----------	653
15-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	657
16-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	658
	سرکاری کارروائی		
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)		
17-	مسودہ قانون مالیات پنجاب2019	-----------	658
18-	منظور شدہ اخراجات برائے سال20-2019 کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھا جانا	-----------	662
19-	قاعدہ127 کے تحت آرڈیننسز میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک	-----------	662
20-	آئین کے آرٹیکل(A)(2)128 کے تحت آرڈیننسز کی مدت میں توسیع کی قراردادیں	-----------	663
21-	آرڈیننس(ترمیم)صوبائی ملازمین کی سوشل سیکورٹی2019	-----------	664
22-	آرڈیننس(ترمیم)زکوٰۃ وعشر پنجاب2019	-----------	664
23-	آرڈیننس کھال پنچایت پنجاب2019	-----------	665
24-	آرڈیننس(ترمیم)مالیہ اراضی پنجاب2019	-----------	666
	مسودات قانون(جو پیش ہوئے)		
25-	مسودہ قانون پنجاب واٹر2019	-----------	667
26-	مسودہ قانون سزایابی پنجاب2019	-----------	668

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	جمعرات،27-جون2019		
	جلد10 : شمارہ11		
27-	ایجنڈا	-----------	673
28-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	675
29-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	676
	پوائنٹ آف آرڈر		
30-	پی پی-134 ننکانہ صاحب میں 1955 سے رہائشیوں سے گھر خالی نہ کرانے کا مطالبہ	-----------	677
	تحریک (آڈٹ پیراز سے متعلق)		
31-	دانش سکول اور سنٹرز آف ایکسیلنس اتھارٹی آف لاہور سے متعلقہ آڈٹ پیراز برائے سال 13-2012 کو پی اے سی نمبر 1 سے پی اے سی نمبر 2 کو ریفر کیا جانا	-----------	678
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
32-	ضمنی بجٹ برائے سال 19-2018 پر عام بحث	-----------	679
	جمعۃ المبارک،28-جون2019		
	جلد10 : شمارہ12		
33-	ایجنڈا	-----------	743
34-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	755
35-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	756

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
36-	سپیشل کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	757
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
37-	ضمنی بجٹ برائے سال19-2018 پر بحث (---جاری) ------------	758
38-	ضمنی مطالبات زر برائے سال19-2018 پر بحث اور رائے شماری ------------	760
39-	منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ	
	برائے سال19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	796
40-	قائد ایوان کا سالانہ بجٹ برائے سال20-2019 پاس	
	ہونے پر ایوان سے خطاب ------------	797
41-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	800
42-	انڈکس	

439

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21۔جون2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ بابت سال 2019-20 پر عام بحث

441

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترھویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 21-جون 2019

(یوم الجمع، 17-شوال المکرم 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 10 بج کر 30 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿9﴾ وَاَنْفِقُوْا
مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ
رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿10﴾ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۚ
وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿11﴾

سورۃ المنافقون آیات 9 تا 11

مومنو! تمہارا مال اور اولاد تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دے۔ اور جو ایسا کرے گا تو وہ لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں(9) اور جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس (وقت) سے پیشتر خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو (اس وقت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے تھوڑی سی اور مہلت کیوں نہ دی تاکہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں داخل ہو جاتا(10) اور جب کسی کی موت آجاتی ہے تو اللہ اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے(11)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقاؐ کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
عطا کیا مجھ کو دردِ اُلفت کہاں تھی یہ پُرخطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضورؐ کی بندہ پروری ہے
عمل کی میرے اساس کیا ہے بجُز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت تمھاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے
بشیر کہیئے نذیر کہیئے اُنہیں سراجِ مُنیر کہیئے
جو سربَسر ہے کلامِ ربّی وہ میرے آقاؐ کی زندگی ہے

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال20-2019پر عام بحث

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم سالانہ بجٹ20-2019پر عام بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ ملک احمد علی اولکھ!

ملک احمد علی اولکھ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اظہار خیال کا موقع دیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے بجٹ میں جو ہمارا ریونیو ہے وہ ٹیکسوں کے ذریعے حاصل ہوتا ہے یا حکومت بیرونی قرضوں سے رقم حاصل کر کے ایک اچھی منصوبہ بندی کے ذریعے لوگوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کرتی ہے۔ یہاں معاملہ پلاننگ کا ہے کہ پلاننگ کس طرح کی جاتی ہے جو اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ حکومت کی کیا ترجیحات ہیں۔

جناب سپیکر! وقت کی کمی ہے اور بہت سے شعبہ جات ہیں۔ میں وقت کی کمی کے پیش نظر زراعت پر بات کروں تو اس کے لئے بھی ڈیڑھ گھنٹے سے کم وقت درکار نہیں ہوگا لیکن میں چند گزارشات پیش کروں گا کہ مسائل کو حقیقی شکل میں دیکھنا اور اس کے لئے ترجیحات کا تعین کرنا بہت اہم بات ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حکومت نے زراعت کے شعبہ میں بہت سی ongoing schemes کو شامل کیا ہے۔ حکومت نے ایجوکیشن، واٹر مینجمنٹ اور بہت سی نئی سکیمیں بھی شامل کی ہیں جن پر خاصی رقوم مختص کی گئی ہیں جو خوش آئند ہے۔ اس کا بڑا stakeholder کسان ہے۔ کیا یہ چیزیں کسان کی توقعات پر پوری اترتی ہیں یا نہیں۔

جناب سپیکر! یہاں کاشتکار کے مسائل کیا ہیں؟ ایک Short term measure اور دوسرا Long term measure ہے۔ Long term measure میں ریسرچ، اداروں کو بہتر کرنا، capacity building and human resource development شامل ہے اس میں اداروں کو ٹھیک کر کے transform کرنا ہوتا ہے تاکہ کاشتکار تک سہولتیں پہنچائی جاسکیں تو یہ اس ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔ کسان کی وجہ سے آج ہم اللہ کا شکر ہے کہ اپنی خوراک کی ضروریات

سستے داموں پوری کر رہے ہیں اگر یہ ہمیں import کرنی پڑیں تو اس کے لئے کھربوں روپے کہاں سے آتے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ان کی crops کی جو قیمت ملتی ہے کیا وہ competitive ہے، کیا اس سے ان کی cost of production پوری ہوتی ہے؟ تو آج وہ پوری نہیں ہو پا رہیں کیونکہ پچھلے چار سال سے گندم -/1300 روپے من میں فروخت ہو رہی ہے جبکہ ڈیزل کی قیمت -/130 روپے تک جا پہنچی ہے۔ اسی طرح fertilizer کی قیمت ایک وقت میں -/1800 روپے فی بیگ تھی اور اس کے بعد اس کی قیمت -/1400 روپے فی بیگ ہو گئی اور اب پھر fertilizer کی قیمت آپ دیکھیں کہ کہاں پر پہنچ گئی ہے؟ اسی طرح یوریا کھاد کی قیمت -/1800 ہے۔ DAP کی قیمت -/2400 روپے سے بڑھ کر دوبارہ -/3500 روپے پر چلی گئی ہے تو اس میں کوئی خام مال باہر سے امپورٹ نہیں ہوتا، گیس سے کھاد بنتی ہے تو اس کو کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے لہذا کھاد کے بیگ پر قیمت پرنٹ کی جائے اور ان کی قیمتوں کی مانیٹرنگ کی جائے اور مانیٹرنگ میں evolution کا جو سیکٹر ہے اس میں بڑی محنت کی ضرورت ہے۔ Fertilizer اور پانی کے issues کاشتکار کے لئے بہت اہم ہیں جب تک کسان کے اخراجات پورے نہیں ہوں گے کاشتکاری فائدہ مند نہیں ہو گی۔ کاشتکار کے مسائل یہ ہیں کہ زمینیں تقسیم در تقسیم ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! پہلے نمبر پر قانون وراثت، آبادی میں اضافہ اور نئی ہاؤسنگ کالونیاں بن رہی ہیں جس کی وجہ سے کافی قیمتی زمینیں جو کہ شہروں کے نزدیک تھی وہ ہاؤسنگ کالونیوں میں تبدیل ہو گئی ہیں۔ زمین سکڑ رہی ہے اور آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے تو اس کے لئے کیا پلاننگ کی جا رہی ہے اور ایگریکلچر productivity کو کس طرح بڑھایا جا سکتا ہے اس کا بھی ہمیں پتا نہیں کہ اس کے لئے کیا پلاننگ کی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر! دوسرا کاشتکار کا مسئلہ یہ ہے کہ اس کو صحت مند بیج نہیں مل رہا۔ ہمارے بیج کی حالت یہ ہے کہ بی ٹی کاٹن کیونکہ ہماری بائیو ٹیکنالوجی genetic and engineering میں اس طرح کام نہیں ہوا لہذا اس پر کام کرنے کی ضرورت تھی تو اسی وجہ سے بی ٹی کاٹن فیل ہو گئی ہے کیونکہ Monsanto کا یہ 321 جین تھا وہ یہاں پر گرمی برداشت نہیں کر سکا لہذا بی ٹی کاٹن فیل ہو گئی ہے اور اب کاٹن کا بیج ہمارے پاس نہیں ہے۔ جب ہمارے پاس کاٹن کا بیج ہی نہیں ہے تو کاٹن کی پیداوار کس طرح سے بڑھے گی اور ہماری 60 فیصد امپورٹ کاٹن پر منحصر ہے۔ ہماری

ٹیکسٹائل انڈسٹری کاٹن پر کھڑی ہے۔ جب ہم کاٹن کے لئے بیج فراہم نہیں کریں گے تو کاٹن سے اچھی پیداوار حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس طرح کاشتکاروں کے لئے بیج کا اہم مسئلہ ہے۔ بیج کے بعد اہم مسئلہ پانی کا ہے۔36۔ارب روپے کی لاگت سے واٹر مینجمنٹ کے لئےPIPI project شروع کیا گیا تھا جو کہ خوش آئند ہے اس کی توسیع کی گئی ہے اس بجٹ میں واٹر مینجمنٹ کے لئے فنڈ رکھا گیا ہے اور یہ ڈائریکٹ سبسڈی ہے۔ پہلے بھی گرین ٹریکٹر کی ڈائریکٹ سبسڈی تھی اور پانی کی فراہمی بھی ڈائریکٹ سبسڈی ہے لیکن آپ دیکھیں کہ زمینیں آباد کرنے کے لئے اس بجٹ میںbulldozers کی خریداری نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ پرانےbulldozersکام نہیں کر رہے لہٰذا نئےbulldozers دیئے جائیں جب تک نئی زمینیں آباد نہیں ہوں گی تو ہماری فوڈ سکیورٹی کاissueہمارے سر پر لٹکتی ہوئی تلوار کی طرح موجود رہے گا اس کے لئے بہت زیادہ سبسڈی درکار نہیں ہے آپ صرف تیس یا چالیس کروڑ روپے میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں ایکڑ نئی زمین شامل کر کے آباد کر سکتے ہیں اس کے لئےbulldozers کا کرایہ کم کیا جائے تاکہ غیر آباد زمینوں کو زمیندار آباد کر سکیں۔Mechanization کے لئےbulldozersکی فراہمی ضروری ہے اس کے کرائے کا بہت اہمissue ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ بات لمبی ہو جاتی ہے کیونکہ ایگریکلچر کے اتنے issuesہیں جن کو بیان کرتے جائیں تو ختم نہیں ہوں گے لیکن وقت کی قلت ہے اس لئے میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ آپ نے فنڈز توallocate کر دیئے ہیں لیکن آپ یہ دیکھیں کہ کیا ڈیپارٹمنٹ میںHuman Resource capacity موجود ہے کہ یہ فنڈز بہتر طور پر استعمال کر سکے تو اگر ان میںcapacity نہیں ہے تو اس کے لئے آپ نےmonitoring and evaluationکے لئے بجٹ میں کیا طریق کار رکھا ہے، اگر ان کے پاسcapacity ہے تو یہ کس طرح اس فنڈ کو استعمال میں لائیں گے؟ ڈیپارٹمنٹ نے جب یہ بجٹ بنایا اس وقت کاشتکاروں کو اس میں شامل کیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح سے کاشتکاروں کی تسلی بھی ہو سکتی تھی۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو ختم کرتا ہوں کیونکہ وقت کم ہے۔ میرا تعلق ضلع لیّہ سے ہے اور۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک احمد علی اولکھ! آپ اپنی speech wind up کریں کیونکہ وقت زیادہ ہو گیا ہے۔

ملک احمد علی اولکھ: جناب سپیکر! Indus river کا جو erosion ہو رہا ہے اس سے ہزاروں خاندان بے گھر ہو گئے ہیں۔ ان کو متبادل زمین ملی ہے اور نہ ہی وہاں پر ان کے لئے کوئی انتظام کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا تھر کینال کا مسئلہ ہے اس کے لئے بھی بجٹ میں رقوم رکھی جانی چاہئے تاکہ تھر کے علاقے میں پانی کا مسئلہ حل ہو۔

جناب سپیکر! آخری گزارش یہ ہے کہ ہماری سڑک مظفر گڑھ، میانوالی اور راولپنڈی جس کو ایم ایم روڈ کہتے ہیں یہ کراچی سے مینگورہ تک جاتی ہے اس روڈ پر ٹریفک بہت زیادہ ہے لہٰذا حکومت خود اپنے وسائل سے اس کی مرمت کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے جتنے بھی اہم مسائل ہیں اس پر وزیر خزانہ توجہ دیں گے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ملک محمد احمد خان اپنی speech کریں۔

ملک محمد احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک بہت ہی اہم نقطے پر آپ کی توجہ چاہوں گا کہ پندرہ بیس سال سے میں بھی دیکھ رہا ہوں کہ بجٹ تقریر کا اور پانچ منٹ کا آپس میں کوئی ربط نہیں ہے۔ یہ مسئلہ ہم نے پہلے بھی اٹھایا لیکن اس پر شنوائی نہیں ہوئی۔ جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی تب بھی ہم نے کہا کہ پانچ منٹ میں آپ معزز ممبران سے یہ کہہ رہے ہیں کہ بجٹ پر تقریر کریں تو بجٹ speech کی یہ spirit نہیں تھی بلکہ بجٹ speech کی spirit یہ تھی کہ اگر آپ کو دن میں دو مرتبہ بھی ایوان میں بیٹھنا پڑے تو آپ بیٹھیں۔

جناب سپیکر! آپ ممبرز کو ایک reasonable time دیں to express themselves کیونکہ پورے سال میں میرے پاس یہ واحد موقع ہے جس میں، میں expression کے ساتھ اپنی practical contribution دے سکتا ہوں لیکن پتا نہیں کیوں یہ

پانچ منٹ اس ہاؤس کو redundant کرنے کے لئے، کوئی اچھی debate کو سامنے لانے کی بات کو ختم کرنے کے لئے، کوئی practical input کو ختم کرنے کے لئے کوئی خاص کوئی سوچی سمجھی باقاعدہ سازش ہے۔ جب میں اپوزیشن میں ہوتا ہوں تو مجھے یہ باتیں کرنی بڑی اچھی لگ جاتی ہیں اور جیسے ہی The minute I wear the cap of executive تو مجھے یہ باتیں بُری لگنے لگ جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس کی جو اپنی روایات تھیں آپ اگر 88-85-1970 اور 1993 تک کی proceedings اٹھا کر دیکھ لیں تو 1997 کے بعد ایک سلسلہ شروع ہوتا ہے اور وہ سلسلہ کیا ہوتا ہے کہ بس اس کو جیسے بھی ہو کرنا ہے چاہے پھر یہ انحطاط کی طرف جائے یا تنزلی کا شکار رہے تو پانچ منٹ کے اندر ہی بات کرنی ہے تو پانچ منٹ میں، میں کیا بات کروں گا اور کیا بات نہیں کروں گا؟ Actually I have lost my interest in budget speech ایسا نہیں ہے کہ اس سال میں نے اپنا interest lose کیا ہے بلکہ جب میں گورنمنٹ بنچز پر بیٹھا تھا تب بھی I had lost my interest اگر آپ مجھ سے بجٹ کی proposals پوچھتے ہیں کہ پری بجٹ seminar ہم لے کر آئیں Then the Law Minister made it a point کہ آپ پری بجٹ پر بات کریں تو میں نے کہا اگر میں نے پری بجٹ پر بات کرنی ہے تو مجھے آپ لکھ کر دیں۔

جناب سپیکر! یہ مجھے لکھ کر دیں کہ پری بجٹ میں یہ جو 370 constituencies ہیں۔ یہ لوگ جو پری بجٹ پر اپنی proposals لاتے ہیں تو کیا وہ پی اینڈ ڈی کے پاس جانے سے پہلے کہیں پر فلٹر ہوتی ہیں کیا فنانس ڈیپارٹمنٹ میں جانے سے پہلے کہیں پر فلٹر ہوتی ہیں کیونکہ یہ لوگ اپنی constituencies میں responsible ہیں کہ کیا ڈویلپمنٹ جائے گی؟ آپ نے کوئی میگا پراجیکٹ دینا ہے یا چھوٹا پراجیکٹ دینا ہے، چاہے آپ نے سرپلس بجٹ دینا ہے، چاہے آپ نے بڑی PSDP کے ساتھ دینا ہے جیسا بھی بجٹ آپ نے دینا ہے ان لوگوں کی Contribution never reflects on budget documents سوائے اس کے کہ Just here to pass it میں نے صرف ہاں یا نہ کرنی ہے تو اس ہاؤس کو متروک کرنا ہے۔ آپ کی اور سپیکر صاحب کی یہ منصبی ذمہ داری ہے کہ میں آج بجٹ پر بات کرنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا ہوں۔

جناب سپیکر! میں اپنے آپ کو صرف یہ express کرنے کے لئے کھڑا ہوں۔ We should be on record کہ ان پانچ منٹوں میں آپ بنیادی طور پر پنجاب کی عوام کے نمائندہ ایوان کی رائے کو دبانے کا ایک نسخہ لے کر بیٹھے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس میں altogether, all of us اور across the division ہم responsible ہیں اور میں نے یہ ہوتے دیکھا ہے۔ آپ کسی بھی وقت میں دیکھ لیں کہ یہ ایک gradual down slide ہے جو over the period of decades اس طرح بنی ہے لہٰذا kindly اس کو رُوک لیں کیونکہ آج بھی وقت ہے اور کل آنے والے وقت میں بھی ہو گا۔ بجٹ پر بحث چار دن رولز میں کہیں نہیں ہے بلکہ رولز میں یہ ہے کہ آپ نے time stipulate کرنا ہے کہ کتنا وقت چاہئے؟ اگر آپ نے کہیں پانچ سات منٹ شامل کر دیئے ہیں تو رولز کو amend کر دیں۔ اب جناب عنایت لک کتاب اُٹھانے چل پڑے ہیں۔ ہم اس برائی کے ساتھ نہیں چلیں گے۔ جہاں پر بجٹ debate کی general discussion ہے تو کسی نے اُس کو cap کر دیا ہے کہ اتنے منٹ ہی بات کرنا ہے تو اس ہاؤس کے ساتھ بڑی سخت زیادتی کی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ submit کروں گا کہ I have every regard for the young Finance Minister. مجھے اُن سے توقع بھی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن بنچوں پر بیٹھ کر اس جھگڑے میں نہیں ہوں کہ کل میں نے کیا کیا؟ When I was there I did it for good or bad I know what I did. آج کے بجٹ میں میرے تین اعتراض ہیں۔ آپ کی most public interaction کے جو points ہیں جن کے ساتھ ایک عام شہری کی زندگی کا ڈائریکٹ تعلق ہے۔ اب گھنٹی بج گئی ہے تو What can I do? I rest my cases

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! کیسے بات کروں؟

MR DEPUTY SPEAKER: Malik Sahib! I respect your feelings and respect your words. These are major problems for us while we are sitting in the Chamber these members are coming over and they

become so aggressive. It is very difficult for us to control them. It is a major problem for us. We want that everybody should be given a chance and his or her word should be on record of the House. That is why we kept it on five minutes which is very small.

یہ پانچ منٹ اس وجہ سے ہیں تاکہ سب کی بات ریکارڈ پر آجائے گی۔ اب آپ بات کرلیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں کچھ عرض کرتا ہوں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ چودھری ظہیر الدین کو ٹائم دے دیں کیونکہ وہ معزز منسٹر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! Malik sahib is always talk sense آپ اِن کو ٹائم دے دیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ یہاں پر وزیر قانون نے متعدد بار کہا ہے کہ ہم رولز amend کرنے کے لئے تیار ہیں لہٰذا ہمارے ساتھ بیٹھیں۔ پچھلے پانچ دس سال یہ گورنمنٹ میں رہے ہیں لیکن یہ پھر کہیں گے کہ ہم وہی تکرار کر رہے ہیں۔ کچھ کام پہلے انہوں نے کئے ہوتے تو ہم آگے بڑھتے۔ جیسے ہم نے کچھ کئے تھے لیکن اس سے آگے آپ نہیں بڑھے اس لئے آگے سے بڑھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! ہم ملک محمد احمد خان کے جذبات کی قدر کرتے ہیں اور انہوں نے جو بات کی ہے وہ ٹھیک ہے لیکن ساتھ ساتھ اپنی اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا چاہئے۔ آپ نے اپنی بات میں یہ کہہ کر وزن پیدا کرلیا ہے کہ ہم ناکام رہے ہیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! میں تھوڑا inform کر دوں۔ یہاں رانا محمد اقبال خان بیٹھے ہیں جو ہمارے سینئر ہیں۔ ہماری ایک بزنس ایڈوائزری کمیٹی ہوتی ہے جس میں یہ ساری چیزیں discuss ہوئی ہیں اور اس کے بعد ہی یہاں اس طریق کار کو چلا رہے ہیں۔

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! I am part of the Business Advisory Committee.

جناب سپیکر! میں کہنا یہ چاہ رہا ہوں کہ مجھے غرض اس چیز سے نہیں ہے۔ جب جناب محمد بشارت راجا 2002 میں وزیر قانون تھے تب بھی میں نے کہا کہ اس ہاؤس کے رولز میں کچھ کمی ہے وہ پوری کریں، جب رانا ثناء اللہ خان وزیر قانون تھے تب بھی میں نے کہا کہ اس ہاؤس کے رولز میں کمی ہے وہ پوری کریں اور میں آج بھی تقریباً 20 سال بعد وہیں کھڑا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ at par with National Assembly کریں۔ پارلیمنٹ کا بنیادی function اس کی کمیٹیوں کے اندر ہے۔ آپ کی کمیٹیاں redundant ہیں اور absolutely متروک ہیں جن کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جب تک آپ ان کو at par with National Assembly نہیں کریں گے تب تک functionality نہیں آئے گی۔

جناب سپیکر! ہماری یہ درخواست اس ضمن میں نہیں ہے بلکہ اس کی ناکامی کا اعتراف میں بحیثیت ممبر اسمبلی کر رہا ہوں کہ اپنی ساری کوشش اور کاوش کے باوجود آج تک ہم اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ میں بہر کیف آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس موضوع پر وقت عنایت کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے وزیر خزانہ کی تقریر سنی تھی، میں اس بحث میں نہیں جاتا کہ سابقہ ادوار میں کیا ہوا اور آگے یہ کیا کرنے جا رہے ہیں لیکن میں صرف چار چیزوں پر اِن کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ پہلی یہ کہ اگر growth کو پراجیکٹ نہیں کریں گے تو میں اس بجٹ document کو تسلیم نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر! میں نے کل in private بھی کہا کہ مجھے آپ کی capacity پر اور بطور وزیر خزانہ آپ کی صلاحیت پر انکار نہیں ہے بلکہ میں اس کا معترف ہوں کیونکہ میں آپ کے background سے واقف ہوں، آپ اپنے subject کو جانتے ہیں اور آپ amongst those lucky people ہیں جو سیاسی عہدے ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی professional capacity رکھتے ہیں۔ I will fail to understand کہ آپ surplus document دے رہے ہیں

کہ یہ surplus بجٹ ہے لیکن ساتھ آپ growth کو پراجیکٹ نہیں کر رہے۔اس صوبے کی growth کو پراجیکٹ نہیں کریں گے تواس پر کیا ہوگا؟

جناب سپیکر! میں نے وزیر خزانہ کو example بھی دی جو سارے ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں کہ ہندوستان ایک بہت بڑی معیشت تھی۔ہندوستان کی معیشت openness سے پہلے، قرضے لینے سے پہلے، PSDPs کی spending سے پہلے، سٹیٹ کے انفراسٹرکچر پراجیکٹس سے پہلے رُکی ہوئی تھی اور اس کی growth 2.5 سے اوپر نہیں جاتی تھی جبکہ طنزیہ طور پر کہا جاتا تھا کہ اتنے huge انفراسٹرکچر اور اتنی بڑی معیشت کے ساتھ 2.5 سے اوپر نہیں جاسکتے کیونکہ یہ ہندو growth rate ہے اس لئے combine ہوگی۔ہوا یہ کہ اُن کے PSDPs جب large scale پر بڑھے اور گورنمنٹ سیکٹر میں spending ہوئی تو ماہانہ قرضے بڑھتے گئے، اُن کے ماہانہ deficit بڑھتے گئے، GDP ratio کے ساتھ debts بڑھی بلکہ GDP ratio کے ساتھ 130 پر آتی رہی لیکن اصل میں ہوا یہ کہ ایک sustainable growth rate achieve کرنے کے ساتھ آج ہندوستان کی معیشت سات کے growth rate پر کھڑی ہے اور states نے بھی اس کے اندر contribute کیا ہے۔

جناب سپیکر! اب یہاں پر آئی ایم ایف کی ٹوٹل dictate کو consume اور تسلیم کرلیا گیا ہے۔کیا آپ کی growth رُکے گی اور اگر رُکے گی تو practically مفلوک الحالی بڑھے گی اور غربت آئے گی۔PSDP کے اندر cut لگائیں گے تو نتیجتاً یہ ہوگا کہ آپ debt کی servicing میں consume ہو جائیں گے۔ٹھیک ہے کہ آپ کا document یہ reflect کرے گا کہ آپ کے اوپر قرضے مزید نہیں لادے جارہے لیکن اس کے ساتھ بہت بڑا نقصان ہوگا اس لئے اس کو ضرور cater کریں۔

جناب سپیکر! میں آج ان سے یہ مطالبہ نہیں کرنے لگا کہ آپ ہیلتھ میں یہ کریں۔اِن کی international commitments ہیں کہ انہوں نے Millennium Developments Goals کے بعد Sustainable Development Goals کے targets کو achieve کرنا گورنمنٹ کی commitment ہے۔انہوں نے ایجوکیشن کے اندر commitments دی ہوئی ہیں جو اِن کو honour کرنی پڑیں گی۔

جناب سپیکر! مجھے یاد ہے میں نے اِن کے وفاقی وزیر تعلیم جناب شفقت محمود کو سنا تھا جنہوں نے کہا کہ میں یکساں نظامِ تعلیم، ایک نصاب لاؤں گا۔ آج بجٹ کے اندر تعلیم کا جتنا بجٹ ہے اور میں سارے صوبوں سے یہ کہوں گا کہ اس بجٹ کو double کر کے وہاں کھڑا کر دیں تو مجھے اعتراض نہیں ہو گا لیکن اگر ایسا document کہیں reflect کرتا ہے تو we will be happy to see that مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! تیسرا معاملہ جو سب سے تشویش کا باعث ہے وہ آپ پر ایسی regulation ہے جو بنیادی طور پر آپ کی ساری proposals کو کھائے گی۔ میں یہ درخواست اس لئے کر رہا ہوں کہ نیب نے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر! آج اگر میں یہ کہوں کہ قائد حزب اختلاف arrested ہیں جس سے مجھے تکلیف ہے، پنجاب کے عوام کے ساتھ زیادتی ہے اور میری پوری اپوزیشن قید ہے تو I can say that لیکن میں گورنمنٹ کو warn کر رہا ہوں کیونکہ آج ایک nexus create ہوا ہے اور یہ کس چیز کا created ہے کہ نیب صرف آپ کی politician کو bother نہیں کر رہی بلکہ وہ basically آپ کی گورننس اور آپ کے businesses کو bother کر رہی ہے۔ نیب نے اب ہراساں کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں تو ایک political worker ہوں اور thick skinned ہوں، مجھ پر الزام لگے گا تو میں اُس کا جواب دوں گا اور ہو سکتا ہے اُس کا fate وہی ہو جو آشیانہ کا fate ہوا۔

جناب سپیکر! ہو سکتا ہے اُس الزام کا fate وہی ہو جو رمضان شوگر ملز کا fate ہوا۔ I can speak of that لیکن I felt really bad کہ جب قائد حزب اختلاف تقریر کر کے جائیں گے اور وزیر قانون respond کریں گے تو ان کی پوری response جو ہو گی تو وہ صرف یہ ہو گی کہ آپ نے ڈاکے ڈالے، آپ نے چوریاں کیں اور آپ نے یہ کیا۔

جناب سپیکر! میں انہیں تجویز دیتا ہوں کہ یہ آئیں اور اسی ہاؤس کی کمیٹی بنائیں۔ Assisted by the professionals. Assisted by the technocrats لا کر رکھیں میرے پانچ سال کی گورننس، قرضوں کا ریکارڈ سامنے رکھیں، دس سال کی میری پوری گورننس سامنے رکھیں۔

جناب سپیکر! دیکھیں انہوں نے کمیٹی بنائی ہے ناں کہ جناب پرویز الہیٰ کے دور میں جو پراجیکٹس بنے تھے وہ میاں محمد شہباز شریف نے کیوں نہیں بنائے تو ٹھیک ہے آئیں اور دیکھیں۔ چیک کریں if I am found guilty تو fact کو عوام کے سامنے لے کر آئیں۔ اگر یہ fact بھی سامنے آئے کہ میں نے جو پراجیکٹس start کئے تھے، میں نے جو قرضے لئے تھے، میں نے صوبے کی بہتری کے لئے جو اقدامات کئے تھے تو بالکل let's make the linen white پوری بات کھول کے سامنے لائیں۔

جناب سپیکر! میں offer کرتا ہوں بیٹھیں اس کمیٹی کے اندر چودھری ظہیر الدین، کرنل (ر) انور جیسے سینئر پارلیمنٹیرین بیٹھے ہیں اور جناب محمد محسن لغاری بھی بیٹھے ہیں تو اٹھائیں انہیں اور لا کر اس کمیٹی میں بٹھائیں۔ یہ لوگ تو ایک ایک document کو پڑھ سکتے ہیں۔ کیا ان کے اندر صلاحیت نہیں ہے؟ بے تحاشا صلاحیت ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس الزام کی regime سے باہر نکل جائیں۔

جناب سپیکر! معیشت پر سیاست کر رہے ہیں اور میں نے تو یہ سنا تھا کہ حکومتیں magnanimous ہوتی ہیں اور حکومتوں کے دل بڑے ہوتے ہیں، حکومتیں جب بجٹ دیتی ہیں۔

جناب سپیکر! جناب عنایت اللہ لک! I am not a robot یار۔ Please give me some respect. This is very bad. کوئی ممبر بات کر رہا ہوتا ہے تو آپ سامنے آ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ Sir, we have a serious objection to it.

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! We should do it without headache?

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ ملک محمد احمد خان! آپ دیکھیں۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ میرا concern ہے جو میں نے بتا دیا ہے۔

DEPUTY SPEAKER: Malik Sahib! We have to give respect to each member and anybody sitting beside him. They are all members.

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! No. I need uninterrupted rights.

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کے ساتھ communicate کر رہا ہوں۔

On the floor.

DEPUTY SPEAKER: Malik Muhammad Ahmad Khan. You have the floor.

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! I have it! میں آپ سے communicate کر رہا ہوں اور مجھے جو چیز مناسب نہیں لگی وہ میں نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے اور میں آپ سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ مجھے آپ نے وقت دیا اور میں نے آپ کے سامنے ساری بات رکھی ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ سے یہ بھی درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ معیشت پر خدارا! وزیر خزانہ نے وفاق کے بجٹ کو as it is پوری طرح مان لیا کہ میں نے یہ کرنا ہے اور پنجاب نے اس کو complement کرنے کے لئے اپنے بہت سے rights surrender بھی کر دیئے ہوں تو ٹھیک ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ بھی تو دیکھیں ناں کہ یہ بھی complexed economy ہے۔ Please for goodness sake! اگر کوئی پورے کام کے نتیجے میں مہنگائی رُکتی ہے تو درست۔ اگر اس پورے کام کے نتیجے میں معاشی طور پر ترقی آتی ہے تو درست لیکن اگر نتیجتاً دونوں چیزیں جو چھ اعشاریہ کے نزدیک کہیں پر کھڑی تھیں وہ گر کے تین پر جاتی ہے وہ جو ترقی کی شرح نمو ہے اور یہ مہنگائی اور inflation جو ہے وہ skyrocketing ہو جاتی ہے تو مجھے تو وفاقی حکومت کی وہ منطق بھی سمجھ نہیں آئی کہ جب انہوں نے آکر کہا کہ دیکھیں ان کے جو پہلے چھ ماہ تھے اس میں یہاں پر کھڑے تھے اور ہمارے چھ مہینوں میں ہم یہاں پر کھڑے ہیں۔

جناب سپیکر! پتا نہیں وہ دس سال کہاں پھینکنا چاہتے ہیں جس میں پوری معیشت نے grow کیا؟ Is it a contest between the Governments? Is it what it is? کیا یہ ایسے ہے کہ میری حکومت جب آتی ہے تو معیشت پر کیا کرتی ہے اور جو پچھلی حکومت گئی تھی تو

وہ معیشت پر کیا کرتی تھی۔ معیشت توcontinuous processہے اور اس نے چلنا ہے تو میری یہ درخواست ہو گی کہ اسregimeسے نکلیں۔ کل صدر پاکستان مسلم لیگ(ن)اپوزیشن لیڈر نے وفاقی بجٹ پر بات کرتے ہوئے کہا کہ ہمCharter of Economyپر بات کرنے کو تیار ہیں۔ صدر پاکستان پیپلز پارٹی جناب آصف علی زرداری نے یہ کہا کہ ہم معیشت پرdialogue کرنے کو تیار ہیں اور یہاں پر ایک پوریregimeایسے کھڑی ہو کر کہہ رہی ہو کہ نہیں ہم نے دھکا دینا ہے اور دھکا دے کر آگے نکلنا ہے تو پھر ہم کیا کریں گےsanctity prevailنہیں کرے گی اور یہ خود اس کےvictimہوں گے جو کہ اس کاtoll payکریں گے۔

جناب سپیکر! میں انہیں بتا رہا ہوں کہ دو جن جب باہر نکل آئے تو ان دونوں کو سنبھالنا ان کے بس کی بات نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر!Lastlyمیں آپ کی بے تحاشا شفقت پر آپ کا احسان مند ہوں اور آخر میںI would requestکہ میں شکریہ ادا کرتا ہوں جناب پرویز الٰہی کا کہ جن حالات میں انہوں نے اس ہاؤس کے لئے پروڈکشن آرڈر جاری کئےI am very gratefulکچھ جمہوری روایات ہیں جن کی پاسداری کرنے پر جو شخص اس کو ادا کرے گا ہم اس کی تعریف کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک جمہوری قدر کی اور پاسداری کر دیں جو میں نے آپ سے درخواست کی ہے۔ میں نے کل وزیر خزانہ سےin personبھی یہ کہا ہے اور وزیر قانون بھی تشریف لے آئے ہیں، ہم یہ چاہتے ہیں کہfor once and allیہsettleکرلیں کہ جہاں ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی ہے وہیں پر دوسری پارلیمانی کمیٹی بھی تشکیل دے دیں یا اسی کمیٹی کاambitبڑھا دیں اور اسی کمیٹی میں لوگوں کو لا کر بٹھا دیں اور وہ دیکھیں۔

جناب سپیکر! میں آج یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ وہ لوگ جو وزیر خزانہ کوspeechلکھ کر دے رہے تھے کیا انہوں نے وزیر خزانہ کو یہ نہیں بتایا کہ اورنج لائن ٹرین کی جو پہلی paymentہے اس کا سات سال کاgrace periodہے؟ آج یہ بجٹ اس پر کیسےimpact کرے گا کہ 200۔ارب روپے کا وہ منصوبہ گن دیا ہے کہ اس سے اتنے ہسپتال بنا سکتے تھے۔ اورنج لائن ٹرین کی آپ کیcommitment seven yearsکےgrace periodکے ساتھ ہے۔

اس کے وہ قرضے جو آپ نے ادا کرنے ہیں سات سال کے بعد اس وقت تک آپ نے in time
and fuel اتنی بچت کر چکے ہوں گے۔ پوری دنیا میں ایسے feasibility reports بنتی ہے اگر
میری working غلط تھی اگر میں نے اس کی conceptualize کرنے میں غلطی کی تو پھر
specialists سے پوچھ کر بات کریں۔ یہ نمائندہ ایوان تمام مکتبہ فکر کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ اپنی
بات کو کُھل کے کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں ایک بڑا پراجیکٹ conceive کرتا ہوں وہ غلط ہے تو کیا اس کی جو
ٹیکنیکل base تھی وہ غلط تھی یا میں نے اسے اس انداز میں کیا کہ صوبے کے بجٹ پر بوجھ بنا کر لاد
دیا، کیا 19-2018 میں اورنج لائن ٹرین کا کوئی impact اس طرح سے create ہوتا ہے؟ میں
نے کتنی financing Exim Bank سے لی ہے اور کتنی ہے جو میں نے اپنی جیب سے ادا کی ہے؟
ان ساری باتوں کی realities سامنے آنی چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں political point scoring کے لئے ان کو کچھ کہتا رہوں اور یہ
مجھے کچھ کہتے رہیں اور ایک خاص قسم کا بیانیہ ترتیب دیتے رہیں تو یہ اس معیشت کے لئے بُرا ہے۔
اس صوبے کے لئے بُرا ہے تو میری آپ سے درخواست ہو گی اور میں اسی بجٹ speech کے
حوالے سے کہ کچھ realities چیک کرنے کے لئے اگر اس بنیاد پر پہلی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو
کمیٹی یہ کہتی ہے کہ جو پراجیکٹس جناب پرویز الٰہی نے شروع کئے تھے، جناب محمد بشارت راجا نے
اس دن ان کا ذکر کیا تو we suggest کہ یہاں پر ایک اور کمیٹی بٹھا لیں یا اسی کمیٹی کے ambit
میں کر لیں اور آپ جو بھی سمجھتے ہیں کہ متنازعہ پراجیکٹس ہیں give us opportunity
سالڈ ویسٹ متنازعہ ہے .We will take it سالٹ ویسٹ متنازعہ ہے اور سالڈ ویسٹ غلط ہے اور
غلط پراجیکٹ conceive کیا گیا ہے تو ہم آپ کے سامنے بیٹھیں گے۔ اگر میٹرو بس غلط ہے اور
غلط conceive کیا گیا ہے تو make us publicly clear for that اس پر بات تو کریں ناں
rationality کے ساتھ reason کے ساتھ کہ میری غلطی کہاں پر ہے یا صرف میں good
deed پر victimize ہوں۔

جناب سپیکر! مجھے تو بتا دیں ناں lets make a Parliamentary Committee for that ہم تو Charter of Economy پر بیٹھنے کو تیار ہیں کسی خوف کے سائے کے تحت نہیں، جتنا مرضی جو مرضی state سے آرہا ہے اور جیسے مرضی clamp down کر لیں جس کا میں آج victim ہوں اس کے victim پر یہ بھی ہوں گے وہ جھگڑا نہیں لیکن let's do it in a good spirit and good sense آپ بنا لیں جتنے objectionable projects رکھتے ہیں۔ آپ دانش سکول کی بات کرتے ہیں ہم justify کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم بتاتے ہیں کہ اس کے اندر کتنے destitute یتیموں کو اس سے فائدہ ملا؟ کیا 80 ہزار یتیم بچے جن کے سر پر باپ نہیں ہے اور ان کے سر پر ہاتھ رکھا تھا تو کیا وزیر اعلیٰ نے بُرا کیا تھا؟ let's talk positively سیدھی بات کرتا ہوں۔ شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ ملک محمد احمد خان نے جو point out کیا تھا وہ بیس منٹ میں بھی اپنا مافی الضمیر بیان نہیں کر سکے چونکہ وہ اپنی لائن سے تھوڑا سے ہٹ گئے لیکن ایک بات کی انہوں نے offer کی ہے دونوں اطراف سے Charter of Economy کے لئے کہ وہ ملکی معیشت کو بہتر کرنے کے لئے ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں تو میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے پہلا اور مضبوط قدم وہی دونوں اُٹھا سکتے ہیں کہ اپنی اپنی لندن کی اور سوئٹزرلینڈ کی جائیدادیں فروخت کر کے economy میں شامل کر دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے بعد ہم آگے چلیں گے اور یہ Charter of Economy وہی ہے اگر وہ اس سلسلے میں serious ہیں اور قدم اُٹھانا چاہتے ہیں تو جو کچھ ان کے پاس ہے known ہے ساری دنیا کو پتا ہے جو white collar crime ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کی بات کے درمیان میں نہیں بولا۔ اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جس نے بھی کوئی قدم اُٹھانا ہوتا ہے حضرت علیؓ کے پاس کوئی بی بی گئی اُس نے کہا کہ میرا بچہ گڑ کھاتا ہے آپ اس کو منع کر دیں وہ آپ کا کہا مانے گا۔ اُنہوں نے کہا اسے کل لے کر آنا وہ کل اگلے دن آئے تو آپؓ نے اُس کو کہا بچے گڑ زیادہ نہ کھایا کرو تو انہوں نے کہا آپؓ نے کل کیوں نہیں کہا؟ تو انہوں نے کہا کہ کل میں نے خود گڑ کھایا ہوا تھا اس لئے میری بات میں اثر نہیں ہونا تھا۔ ان کی بات میں اثر کیسے ہو؟ سارے کا سارا پاکستان سمیٹ کر دونوں پارٹیوں کی قیادتیں باہر لے جا چکی ہیں اور اب Charter of Economy کا کہتے ہیں۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے ہم خود اُس کو تقسیم کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں، ہمارے معزز وزیر قانون اور معزز وزیر خزانہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ تقسیم کر چکے ہیں لیکن اگر آپ نے اُس میں کچھ add کرنا ہے تو آپ add کر دیں۔ آپ کے add کئے بغیر وہاں سے کچھ کام نہیں چلے گا، آپ کے لئے سہولتیں ہیں۔ ملک محمد احمد خان معاف کیجئے گا۔

جناب سپیکر! میں بہت ادب میں رہتے ہوئے، احترام کرتے ہوئے آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے Charter of Economy کو highlight کیا، یہ آپ ہی کر سکتے تھے۔ آپ جیسے زیرک آدمی، فہم و فراست کا مالک آدمی، سچی بات کرنے والا آدمی یہ بات کر سکتا تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے دوسری درخواست کروں کہ آپ کی پہنچ اُن تک ہے ہماری آواز اُن تک نہیں پہنچتی اُن سے کہیں کہ یہ جو سمیٹا ہوا مال ہے اُس کو پنجابی میں کروڑ ہی وہ واپس کر دیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! وزیر خزانہ صرف ایک منٹ بات کرنے چاہتے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! چلیں آپ بات کر لیں اُس کے بعد وزیر خزانہ بات کریں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! مجھے چودھری ظہیر الدین کی بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں with very open candid debate اس پر بات کر کے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چودھری ظہیر الدین نے یہ کہا کہ جو لوٹا ہوا مال ہے وہ واپس کر دیں۔

جناب سپیکر! اب یہ ڈگری کرنا چودھری ظہیر الدین کا کام ہے؟ عدالت نے فیصلہ دیا جو سپریم کورٹ کا فیصلہ تھا، وہ صرف اقامہ کی حد تک تھا اور جو نیب کورٹ نے ایون فیلڈز پر فیصلہ دیا، اُس کی اپیل پر میں نے یہ درج کیا، میں نے لکھا وہ ہائی کورٹ کے بھی سامنے ہے، وہ سپریم کورٹ کے بھی سامنے ہے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ کہا کہ یہ جو پراپرٹیز ہیں آپ مجھ سے non-declaratory regime کا حساب مانگ رہے ہیں مجھے اعتراض نہیں ہے آپ مجھ سے ایسے وقت کا حساب مانگ رہے ہیں جب deceleration NAB Ordinance کے تابع بھی نہیں جاتی تھی۔ آپ نے retrospective کر دیا اور 1970 کا مجھ سے پوچھا اسی ایک نقطے پر وہاں پر معاملہ چل رہا ہے اور اُس پر وکلاء بحث کر رہے ہیں عدالت کے اندر matter ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ بات کر رہا ہوں کہ جس معاملے پر آپ پھنسے ہوئے ہیں، جس معاملے پر آپ نے رُکا ہوا ہے وہ آپ نے رُوکا ہوا ہے کہ آپ نے معیشت کو political narrative پر کھڑا کر دیا ہے۔ ہم کہہ رہے ہیں کہ اس سے باہر نکل جائیں اگر آپ نہیں نکلیں گے تو پھر میرے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو simply بتا رہا ہوں پھر ہو گا یہ کہ آپ کی اس ساری بات کا toll آپ کو pay کرنا پڑے گا مجھے نہیں کرنا پڑے گا۔ اُس کے victim آپ خود ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر خزانہ بات کریں گے۔ جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بڑی قدر کرتا ہوں ملک محمد احمد خان کے views کی balanced بات کرتے ہیں اور ایک greater good کے بارے میں بھی سوچتے ہیں۔ میرا کل ان سے in person معیشت پر تبادلہ خیال ہوا۔

جناب سپیکر! اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے growth کی بات کی میں آپ کی وساطت سے ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ پہلی گورنمنٹ ہے جس نے empirical study کی variables 77 پر مبنی ایک Punjab Growth Strategy بنائی، اُس میں ہر ایک variable کا اگر آج میں ایک روپیہ ایگریکلچر میں لگاؤں تو میری GDP growth کا multiplayer effect کیا آئے گا اُس کے بعد میں نے ایک پورے کا پورا ڈویلپمنٹ پروگرام اُن ترجیحات، اُن allocations کو سامنے رکھتے ہوئے اُس کی realignment کی ہے تا کہ ہماری کاوش ہے کہ ہم ایک sustainable growth rate of seven percent کی کوشش کر سکیں کہ آپ by the terminal of the year یہ achieve کرلیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اگر ہم اُس میں اور بہتری لا سکے تو انشاءاللہ ضرور لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی دعوت قبول کرتا ہوں کہ ہمیں اورنج ٹرین کی viability پر بات کرنی چاہئے، آپ نے بات کی کہ یہ loan سے لی گئی ہیں تو میرا basic principal ہی یہ ہے میں نے اپنے بجٹ کے cover کے اوپر لکھا ہوا ہے نیا پنجاب نئی ترجیحات، کیا ہماری اس وقت یہی ترجیحات ہیں؟ جب آپ کے پورے آدھے region کے اندر آپ کا poverty line سے نیچے رہنے والا 50 percent of population is below the poverty line. Is this your priority? کہ you take up 1.6 billion dollars plus of a loan

جناب سپیکر! آپ نے کہا کہ سات سال بعد اس کو pay کرنا ہے مجھے آپ اس ماڈل کے اندر یہ تو بتا دیں کہ آپ کی جو feasibility میں نے دیکھی ہے میں بتا دیتا ہوں کہ اُس کی economic viability کیا ہے۔ اُس میں imagine کیا ہے کہ لاہور کا ایک آدمی جو اس پر سفر کرے گا وہ اپنے کام پر اگر بیس منٹ پہلے پہنچ جاتا ہے تو وہ اتنا economic contribution دے گا تو اس لحاظ سے یہ ایک viable project ہے اگر آپ اس سے agree کرتے ہیں تو یہ بہت اچھا پراجیکٹ ہے۔ مگر مجھے آپ یہ تو بتا دیں اس کی آپ نے کم از کم پرائس کا تعین کیا ہے؟ اس کے سفر کرنے والے کو اس کے operation اور maintenance کرنے کو اس کے چلانے کو اور اس کے loan جتنے عرصے بعد بھی دیں اس grace period کے payback کرنے ہوں

توwith the devaluation impactوہ کیا قیمت ہونی چاہیئے؟اُس کے بعد کتنے لوگ اس پر سفر کریں گے۔

جناب سپیکر!میں اس بارے میں آپ کو وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں اس پر اُردو پر سفر کرنے والے کم ہوں گے انگریزی میںsufferکرنے والے زیادہ ہوں گے۔(نعرہائے تحسین)

جناب سپیکر!ہمیں ترجیحات کا تعین صحیح کرنا تھا میں نے پچھلے سال بھی یہی عرض کی تھی کہ ہم نے ایکcorrectiveبجٹ دینا ہے اور وہ آپ کی بات بھی یہی ہے کہ عوام کے لئے ہم نے سب سے بڑا کام کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر!ہم نے عوام کو شعور دیا ہے۔آج عوام اس بات میں نہیں آتی کہ آخری سال اتنے ہزار، اتنے سو، سینکڑوں سکیمیں آپ نئی شروع کر دیں گے تو ووٹ پڑ جائے گا اب ان چیزوں سے کام نہیں چلتا۔ہم نے اپنی ترجیحات کا صحیح تعین کیا ہے، ہم نے ایکcorrective budgetدیا ہے ایکgrowth strategyجو کہemphatically basedہے اُس کے مطابق ہم نے اپنیallocationsکی ہیں اور اپنیprioritiesکوsetکیا ہے۔

جناب سپیکر!انشاءاللہ میں امید رکھتا ہوں کہ جس سوچ پر اب ہم چل پڑے ہیں میں اپوزیشن کو بھیengageکرتا رہوں گا، مثبت کردار ادا کریں، مثبت کردار میں ابتداء کم ازکم وزیر خزانہ کیspeechسننے سے تو کرلیں۔یہ میرے خیال میں ایک بنیادی سوچ ایکcollective wisdomمیں، میرے خیال سے بڑا اچھا مثبت کردار ادا ہوتا ہے۔Charter of Economyکی بات تو کرتے ہیںCharter of Economyکا پہلاprincipalہے کہ بات تو سن لیں۔آپ نے تو بات سننا گوارا نہیں کی۔

جناب سپیکر!میں آج بھی ملک محمد احمد خان کو اور جو فاضل ممبر ہمارے بیٹھنا چاہیں میں ان کو دکھاؤں گا کہ یہ آپ کے میگا پراجیکٹس کیfeasibilityیاunfeasibility rather میرے مطابق ہے اگر آپ کے پاس اس میں کچھ بہتری کے لئے کوئی تجاویز یا اُس وقت آپ کی کیا سوچ تھی ہمیں بھی بتا دیں، ہمیں اُس سے آگاہ کر دیں اور اس کی پرائس بھی بتا دیں کہ کیا ٹکٹ رکھی جائے؟ بہت مہربانی

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ایک منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! بہت شکریہ۔ آپ نے پہلے بہت ٹائم لے لیا ہے۔ and I think it's positive response from the Finance Minister تو اب ہمارے پاس ٹائم بہت کم ہے۔ We have a long list and there will be a big problem جی، نوابزادہ وسیم خان بادوزئی!

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے بجٹ 20-2019 پر بولنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے وزیراعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار اور اپنے نوجوان and enthusiastic Finance Minister مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اتنے نامساعد حالات میں، اتنے مخدوش حالات میں انہوں نے جو بجٹ پیش کیا، اس سے بہتر بجٹ پیش نہیں ہو سکتا تھا جو انہوں نے کیا اور خراج تحسین کے مستحق نہ صرف یہ ہیں بلکہ ان کی پوری financial team ہے۔ جناب عمران خان جب وزیراعظم پاکستان منتخب ہوئے تو انہوں نے جو سب سے پہلی بات کی، انہوں نے کہا کہ ہم نے ہیومن ڈویلپمنٹ پر پیسا لگانا ہے، انسانوں پر پیسا لگانا ہے اور اس بجٹ میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہیومن ڈویلپمنٹ اس حکومت کی ترجیح ہے اور باقی ترجیحات میں سوشل پروٹیکشن اور اُس کے ساتھ ساتھ regional equalization تو یہ چیزیں ظاہر کرتی ہیں کہ اس حکومت کے دل میں عوام کا درد ہے۔ اس حکومت نے یہ بجٹ ترتیب دیتے ہوئے جو چیزیں اپنی ترجیحات میں شامل کیں پچھلی حکومت ان ترجیحات سے کس حد تک دور تھی وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! یہاں ساؤتھ پنجاب کی بات ہوتی رہی، یقین کریں کہ ایسے لگتا تھا کہ ساؤتھ پنجاب کے علاوہ یہاں کوئی اور چیز زیر بحث ہی نہیں ہے۔ ساؤتھ پنجاب پر میرے فاضل دوست سردار اویس احمد خان لغاری نے بات کی اور باقی دوستوں نے بھی بات کی۔ سمجھ یہ نہیں آتا کہ جب ان کی حکومت تھی تو اس وقت ساؤتھ پنجاب کے حقوق کہاں تھے، جب وہاں سے 265۔ ارب روپیہ لوٹ کر تخت لاہور کے منصوبوں پر لگایا گیا اُس وقت ان کی آواز کیوں نہیں نکلی؟ غریبوں کے ہمدرد بننے کے دعوے کرنے والے کیا یہ اُس وقت سو رہے تھے یا خواب غفلت میں تھے جب

سوشل پروٹیکشن کے لئے 6.5- ارب روپیہ مختص کرنے کے بعد صرف 2.7- ارب روپیہ لگایا گیا۔ میں پوچھتا ہوں کہ باقی پیسے کیوں نہیں لگائے گئے؟

جناب سپیکر! وہ دور دس سالہ تھا اور اس حکومت کی کارگزاری دیکھیں کہ انہوں نے سوشل پروٹیکشن کے لئے ایک سال میں 6.5- ارب روپے مختص کئے۔ عمران خان تحریک انصاف کی حکومت کا یہ وژن ہے کہ پاکستان کا غریب بہتر اور اچھی زندگی گزار سکے۔ اس کو وہ تمام سہولتیں حاصل ہوں جو امیر آدمی کو حاصل ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ پاکستان آرمی کے چیف جناب جنرل قمر جاوید باجوہ اور ان کی ٹیم کو بھی مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار انہوں نے defense expenditure میں کمی کی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ثابت کرتا ہے کہ ہماری حکومت اور ملٹری کے تعلقات ماضی کی حکومتوں کے برعکس اس قدر بہتر ہیں کہ انہوں نے بھی یہ سوچا کہ آج ملک جن نامساعد حالات کا شکار ہے تو ہم بھی اپنے اخراجات میں کمی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر میں گزارش کروں گا کہ یہاں پر جناب پرویز الٰہی کو خراج تحسین پیش کیا گیا، اس پر سردار اویس احمد خان لغاری نے بھی بات کی اور ملک محمد احمد خان نے بھی بات کی۔ ہمیشہ اپنے ماضی سے سبق سیکھنا چاہئے۔ اگر ماضی سنہرا ہے، تابناک ہے تو پھر سبق سیکھنا بہت ضروری ہے۔ جناب پرویز الٰہی کے دور میں پنجاب ترقی کر رہا تھا اور جب (ن) لیگ برسراقتدار آئی تو وہ پراجیکٹس رُوک دیئے گئے۔ وہ پنجاب کی ترقی جو حقیقی معنوں میں ترقی تھی اس کو رُوک دیا گیا۔ جو آج غریبوں کی بات کرتے ہیں تو کیا انہیں اُس وقت نظر نہیں آیا؟ یہ جناب پرویز الٰہی کی مہربانی تھی یہ ان کا ہی وژن تھا کہ آج ریسکیو 1122 کی رسائی پنجاب کے چھوٹے قصبے تک بھی ہے اور وہاں کے لوگ بھی اس سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کیا انہیں وہ چیز نظر نہیں آئی جب دل کے ہسپتال، آپ یقین کیجئے کہ ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی جس کا نام چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہے ان کو وہ نام پسند نہیں آیا اور اس کو تبدیل کر دیا۔ وہ محسن جس نے جنوبی پنجاب کے اس خطے کو دل کا ہسپتال دیا

جہاں کوئٹہ سے لوگ علاج کرانے کے لئے آتے ہیں۔ کوئٹہ سے لے کر ملتان تک وہاں پر کوئی ایسی facility نہیں تھی کہ لوگ وہاں جائیں اور اس کو avail کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! wind up کریں۔

نوابزادہ وسیم خان بادوزئی: جناب سپیکر! wind up ہی کر رہا ہوں۔ یہ اس سنہری دور سے سبق سیکھتے اور ان کے منصوبوں کو آگے بڑھاتے لیکن انہوں نے ان کے تمام پراجیکٹس رُوک دیئے۔ یہ اپنے آپ کو خادم اعلیٰ کہتے تھے، اپنے آپ کو پنجاب کے لوگوں کی امنگوں کا ترجمان کہتے تھے انہوں نے جو کچھ پنجاب کے ساتھ کیا یقین کیجئے آج وقت آ پہنچا ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت عمران خان کے وژن کے مطابق اپنا سفر جاری رکھے اور احتساب کے عمل کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے تاکہ انصاف کا بول بالا ہو۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب جہانگیر خانزادہ!

جناب جہانگیر خانزادہ: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے تاثرات بیان کرنے کا وقت دیا ہے۔ تقریباً چار پانچ دن پہلے ہمارے صوبائی وزیر جو ہمارے لئے نہایت ہی قابل احترام ہیں انہوں نے بڑے جارحانہ اور جوش سے بھری ہوئی تقریر کی۔ ان کو کرنی بھی چاہئے کیونکہ وہ جوان اور energetic ہیں لیکن unfortunately ان کی جو بجٹ speech تھی وہ totally unrealistic اور بغض کی تصویر کو show کر رہی تھی۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنی پوری تقریر میں عوام کے مسائل کو ignore کیا، انہوں نے اپنی تقریر میں چند محکموں کا ذکر کیا اور باقی 35,36 محکمے جن کی performance بالکل nil ہے ان کو ignore کیا۔ جو overall perception ہاؤس اور عوام میں گیا ہے وہ ایک مایوسی کی لہر میں گیا ہے۔ ان چار پانچ دنوں میں اس بجٹ پر جو بحث ہوئی، criticize بھی کیا گیا، یہاں سے تجاویز آئیں اور اُدھر سے support کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں امید کروں گا کہ ہمارے وزیر خزانہ ان تجاویز کو serious note consider کریں گے آگے حکومت کی مرضی ہوتی ہے کہ وہ اس کو implement کرے یا decline کرے I hope on a serious note consider کریں۔

جناب سپیکر! میں معاملات کو دیکھ رہا ہوں کہ I hope in times to come and days to come اللہ کرے کہ میں غلط ہوں لیکن مجھے یہ سارا نظام House of cards کی طرح collapse دکھائی دے رہا ہے۔ اگر خدانخواستہ وہ دن آگیا تو یقین کریں ہم کچھ نہیں کرسکتے۔

جناب سپیکر! یہاں پی ٹی آئی خیبر پختونخوا کو پنجاب سے compare کرتی ہے اور ہم یہ باتیں یہاں ایک سال سے سن رہے ہیں۔ میرا حلقہ پنجاب اور خیبر پختونخوا کے بارڈر پر ہے اور ہمارا اکثر آنا جانا رہتا ہے۔

جناب سپیکر! میں criticize نہیں کر رہا بس یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خیبر پختونخوا اور پنجاب میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اگر آپ وہاں کے ہسپتالوں کو ہمارے ہسپتالوں سے compare کرتے ہیں یا سکولوں کو compare کرتے ہیں تو اس میں کوئی comparison نہیں ہے۔ یہ صرف پشاور کو لیتے ہیں لیکن دور دراز کے علاقوں کو نہیں لیتے جہاں ہسپتالوں میں اتنا بُرا حال ہے کہ وہاں کتے بلیاں پھر رہے ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ wind up کرلیں میرے پاس بہت لمبی لسٹ آئی ہوئی ہے۔ آپ صرف بجٹ پر ہی رہیں تو زیادہ بہتر ہو گا comparison چھوڑ دیں۔

جناب جہانگیر خانزادہ: جناب سپیکر! میں تھوڑا سا ہی ٹائم لوں گا۔ میرے پاس بات کرنے کے لئے points تو کافی ہیں لیکن میں اپنے علاقہ حضرو کی عوام کی بات کرنا چاہوں گا۔ حضرو کی آبادی تقریباً پانچ لاکھ ہے۔ ان کی نئے پاکستان سے کافی امیدیں تھیں کہ جب بجٹ آئے گا تو اس میں سکول کے پراجیکٹس آئیں گے، ہسپتال کے پراجیکٹس آئیں گے، نکاسی آب کے پراجیکٹس آئیں گے، روڈ انفراسٹرکچر آئے گا، کمپیوٹر لائبریریاں آئیں گی لیکن unfortunately میں نے جو ڈویلپمنٹ پراجیکٹس دیکھے ہیں تو اس میں تحصیل حضرو کو کوئی پیسا نہیں ملا ہے ہماری جو (ن) لیگ اور پی ٹی آئی کی rivalry ہے اس میں عوام کیوں suffer کر رہی ہے؟

Mr Speaker! I think some decisions, some priorities and some initiatives should be beyond the level of our rivalry.

جناب سپیکر! میری حکومت سے request اور اپیل ہو گی کہ ہماری جو عوام ہے اس کے مسائل کو address کیا جائے اور ان کے جو issues ہیں ان کو جلد سے جلد پورا کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ جناب لطاسب ستی!

جناب محمد لطاسب ستی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے اپنے وزیر خزانہ منسٹر مخدوم ہاشم جواں بخت کو وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق، جناب عمران خان کے وژن اور پی ٹی آئی کے منشور کے مطابق ایک عوام دوست اور متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں جس میں تمام ٹریژری اور اپوزیشن بنچز کے معزز ممبران کی رائے شامل تھی اور یہ بجٹ پیش کرنے پر میں ان سب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ شاید اپوزیشن بنچز کی طرف سے یہ آواز اٹھے کہ ہماری رائے نہیں لی گئی تو اگر اس قسم کی بات ہے تو میں آپ کو ثبوت کے طور پر آپ کے سامنے پیش کروں گا کہ آپ کی رائے اس میں شامل ہے۔ اگر کیمرے کی آنکھ اس کو دکھا سکے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر نے ایک کتاب اُٹھا کر لہرائی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

جناب محمد لطاسب ستی: جناب سپیکر! آج سے تین مہینے پہلے یہ کتابچہ آپ کو ٹیبل کیا گیا۔ اس میں آپ سب ممبران کی رائے لی گئی اور اس کا سب سے آخر والا صفحہ پڑھیں تو اس میں آپ لوگوں سے یہ بھی پوچھا گیا کہ اگر اس کے علاوہ آپ کی کوئی قیمتی رائے ہے تو ہمیں اس سے آگاہ کیا جائے اور ان ساری چیزوں کو شامل کیا گیا۔ اس بجٹ کو تیار کرنے میں وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم نے بڑی محنت کی۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں سوشل پروٹیکشن، ہیومن ڈویلپمنٹ اور Regional Equality پر زیادہ توجہ دی گئی۔ جب اس بجٹ کا 35 فیصد جنوبی پنجاب کے لئے مختص کیا گیا تو ساتھ یہ قدغن لگائی کہ یہ پیسا صرف اور صرف جنوبی پنجاب پر خرچ ہو گا۔ اس میں ایسے نہیں ہو گا کہ آپ کے اس دور میں 265۔ ارب روپے جنوبی پنجاب سے نکال کر آپ لوگوں نے میٹرو اور اورنج ٹرین میں جھونک دیئے۔ اگر خرچ وہیں کرتے تو شاید کچھ بات بنتی۔

جناب سپیکر!اس کے علاوہ آپ نے سرکاری ملازمین کا102۔ارب روپیہ بھی اس میں جھونک دیا۔ان بے چاروں کے ساتھ جو ہوا ہم نے دیکھا۔ ہمیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر فوراًیہ طعنہ دیا جاتا ہے کہ مہنگائی ہو گئی ہے، یہ ریاست مدینہ ہے، ریاست مدینہ کا خواب ہمارے لیڈر اور ہمارے قائد جناب عمران خان نے دیکھا اور انشاءاللہ تعالیٰ وہ وقت آئے گا کہ جب آپ دیکھیں گے کہ اس پاکستان میں ریاست مدینہ جیسے حالات موجود ہوں گے۔ جناب عمران خان وہ واحد لیڈر ہیں جنہوں نے کھیلوں میں نہیں سیاست میں بھی آکر ورلڈ ریکارڈ قائم کیا اور وہ ورلڈ ریکارڈ یہ ہے کہ ہمیشہ پوری دنیا میں دو پارٹیاں رہی ہیں کبھی ایک اپوزیشن میں اور کبھی دوسری حکومت میں یا بعض جگہوں پر تین پارٹیاں ہیں لیکن یہ واحد حکمران ہے جس نے بائیس سال کی جدوجہد میں، بائیس سال قوموں کی زندگی میں کوئی لمبی مدت نہیں ہوتی یہ ساری دو دہائیوں کی بات ہے۔ دو دہائیوں میں ایک تیسری پارٹی لے کر ابھرے، عوام کی حمایت حاصل کی اور ان دونوں پارٹیوں کو مات دے کر اپنی حکومت بنالی۔ یہ ورلڈ ریکارڈ ہے اگر کسی اور جگہ پر اس طرح کا معاملہ ہے تو آپ مجھے دکھا دیں۔ ریاست مدینہ کے لئے جناب عمران خان کی قیادت میں جو ابھی تک قدم اٹھائے گئے ہیں اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں especially، اس میں سب سے پہلے پناہ گاہوں کا قیام ہے جہاں لوگ بڑے شہروں میں آکر مزدوری کرتے تھے اور شام کو ہوٹل کا خرچہ برداشت نہیں کر سکتے تھے اور فٹ پاتھ پر سوتے تھے ان کے لئے قیام گاہیں بنائی گئی ہیں۔ سستے گھروں کا آغاز کر دیا گیا ہے اور انشاءاللہ وہ وقت دور نہیں جب سستے گھر بھی عوام کو ملیں گے۔ صحت انصاف کارڈ کی distribution جاری ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ wind up کریں بڑا limited time ہے اور بہت سارے ممبرز باقی ہیں۔

جناب محمد لطاسب ستّی: جناب سپیکر! تین ترجیحات، ہم نے تین محکمے صحت، تعلیم اور زراعت شعبوں کو ترجیح دی۔ میں صحت شعبہ کے حوالے سے اپنی بہن محترمہ یاسمین راشد کو appreciate کروں گا کہ انہوں نے بڑی محنت سے کام کیا، آج ہسپتالوں کی حالت بہت بہتر ہو گئی ہے اور عوام کو

ہسپتالوں میں ان کی basic necessities پوری ہو رہی ہیں۔ اس وقت آپ کو یاد نہ ہو تو میں آپ کو یاد دلا دوں، میں راولپنڈی کی بات کروں گا کیونکہ I belong to Rawalpindi۔

جناب سپیکر! آج سے تین چار سال پہلے آپ کو یاد ہو گا کہ ہولی فیملی ہسپتال میں نوزائیدہ بچوں کو چوہے کاٹ کھاتے تھے اور اس وقت آپ لوگوں کی حکومت تھی آج جا کر اس ہسپتال کی حالت دیکھیں کہ اس کی حالت کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، wind up کریں۔ آپ کے پاس last 30 second ہیں۔

جناب محمد لطاسب ستّی: جناب سپیکر! میں زراعت پر بات کروں گا جو ریڑھ کی ہڈی ہے اور یہ صرف پاکستان کا نہیں بلکہ دنیا کا بہترین نہری نظام پنجاب میں ہے۔ اس سے سابقا حکومت نے کیا کیا، 35 سال حکومت کرتے ہوئے آپ لوگوں نے ایک ڈیم بھی نہیں بنایا۔ ڈیم نہ بننا چلیں آپ کے اور معاملات تھے جن کو آپ نے priority پر لیا ہوا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

جناب محمد لطاسب ستّی: جناب سپیکر! ایک منٹ میں بات ختم کرتا ہوں۔ ڈیم تو آپ لوگوں نے نہیں بنائے لیکن آپ نے جو بڑی غلطی کی، اس ملک کی عوام کے ساتھ اتنی بڑی زیادتی کی گئی اور خاص طور پر صوبہ پنجاب کے ساتھ اور وہ یہ تھی کہ آپ لوگوں نے مودی کے ساتھ دوستی لگائی، اس کے ساتھ دوستی بڑھاتے رہے، شادیوں پر بلاتے رہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

جناب محمد لطاسب ستّی: جناب سپیکر! ایک منٹ، وہ بنیا آپ کو چکمہ دے کر آپ کے دریاؤں کا پانی سندھ طاس معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ادھر ڈیم بناتا رہا ہے اور آج وہ اس قابل ہو گیا ہے کہ وہ جب چاہے آپ کے ایریا میں سیلاب لا سکتا ہے اور جب چاہے آپ کا پانی رُوک بھی سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد لطاسب ستّی! شکریہ۔ جی، محترمہ کنول پرویز!

محترمہ کنول پرویز چودھری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع اس خدا کے نام سے جس کے قبضے میں ہماری جان ہے جو ہماری سانسوں کا مالک ہے اور وہ سب جانتا ہے جو پوشیدہ ہے اور ظاہر ہے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے آپ کا موقع دینے کا شکریہ۔ دوسرا یہ کہ آج پانچ دن ہو گئے ہیں اس عوام دشمن بجٹ کی تعریفیں سنتے ہوئے اور میں پورے وثوق اور پورے ایمان کے ساتھ یہ کہتی ہوں کہ جائیں اور جا کر دیکھیں کہ باہر ایک عام آدمی کی آواز سنیں، ایک غریب شخص کی آواز سنیں جو کہ رو رہا ہے اور اس کا رونا بالکل بجا ہے کیونکہ پچھلے دس ماہ میں جس طرح کی کارکردگی دکھائی گئی آپ ہیلتھ کے شعبے میں دیکھ لیں، کس قدر بیڑہ غرق کیا گیا۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ ان سے مریض خوش، نہ ان سے ڈاکٹر خوش اور سب سے بڑا ظلم کہ ادویات کی قیمتوں میں 200 فیصد سے زیادہ اضافہ جو کہ جناب عمران خان کے حکم کے باوجود آج تک واپس نہ لے سکے۔ انہوں نے کیا کسی کو ریلیف دینا ہے۔ اس کے بعد اگر آپ لاء اینڈ آرڈر کی situation دیکھیں، میں لاء اینڈ آرڈر situation پر بات ضرور کروں گی۔

جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ کہوں گی کہ لاہور جیسے شہر میں پچھلے چار ماہ میں تقریباً 60 سے 70 reported cases ہیں جس میں بچوں اور خواتین کے ساتھ زیادتی اور قتل کے معاملات سامنے آئے۔ آج کوئی پُرسان حال نہیں ہے لوگوں کے دل سے خوف ختم ہو گیا ہے تو کیا ہم نے ان سب چیزوں کو سامنے رکھ کر پھر بھی ہم کہیں کہ بہترین حکومت ہے، ہم پھر بھی یہ کہیں کہ بہترین بجٹ ہے تو ہمیں بھی شرم آنی چاہئے اور کہنے والوں کو شرم آنی چاہئے۔

جناب سپیکر! آج دیکھیں کہ ایک پیچ ورک کا چھوٹا سا کام پورے صوبے میں نہیں ہو پا رہا اور پھر اس کے بعد میں یہ ضرور کہوں گی کہ پانچ دن سے جنوبی پنجاب کا چورن یہاں بک رہا ہے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے نام پر اتنا فنڈ مخصوص کر دیا گیا ہے تو یہ بھی ساتھ تشریح کر دی جائے کہ کیا وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کے حلقوں کو ہی جنوبی پنجاب کہا جائے گا اور سارا فنڈ وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کے حلقوں میں ہی لگے گا اور انہیں ہی جنوبی پنجاب کہا جائے گا؟ کیا یہ بتایا جا سکتا ہے کہ جنوبی پنجاب کی بچیوں کی تعلیم کے لئے کتنا فنڈ allocate کیا گیا ہے؟ وہ بچیاں جو اپنے گھروں سے سکول تک نہیں جا سکتیں کیا ان کی ٹرانسپورٹ کے لئے کوئی فنڈ مختص کیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! پلیز wind up کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سب کچھ وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کے حلقے میں لگے گا۔ یہاں اقتدار کے نشے میں مدہوش لوگ جو اسے عوام دوست بجٹ کہتے ہیں میں انہیں یہ ضرور کہوں گی کہ خدارا اس عوام پر رحم کریں یہ بالکل عوام دوست بجٹ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، آپ نے بہت ٹائم لے لیا۔ جی، محترمہ شازیہ عابد!

محترمہ شازیہ عابد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آج اپنی بات کا آغاز شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کروں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج 21- جون محترمہ بے نظیر بھٹو کا جنم دن ہے، وہ عظیم لیڈر جو عالم اسلام کی پہلی وزیر اعظم، وہ عظیم لیڈر جنہوں نے پوری دنیا میں اور رہتی دنیا تک پاکستان میں جمہوریت کی بقاء کی خاطر اور لوگوں کے حقوق کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔

معزز خواتین ممبران حزب اقتدار: جناب سپیکر! جنم دن کیا ہوتا ہے؟

معزز خواتین ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! آپ بات سننے کی عادت پیدا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk please. جی، محترمہ شازیہ عابد!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اب میں بجٹ پر آؤں گی پاکستان کی تاریخ کے بدترین اور عوام دشمن بجٹ سے توجہ ہٹانے کے لئے مرد حر جناب آصف علی زرداری اور محترمہ ادی فریال تالپور کو نیب کے ذریعے گرفتار کروایا گیا اور پارلیمانی روایات کے برعکس جناب آصف علی زرداری کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے میں بھی لیت و لعل کیا گیا میں اس کی بھرپور مذمت کرتی ہوں۔ جیسا کہ چیئرمین جناب بلاول بھٹو زرداری نے فرمایا کہ ایسی حرکتوں سے حکومت پیپلز پارٹی کو دبا سکتی ہے اور نہ ہی جمہور کی آواز بلند کرنے سے رُوک سکتی ہے۔ آج پارلیمنٹیریز اور اپوزیشن کو سیاسی انتقام کا نشانہ بنایا جارہا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ حکومت خود کتنے خوف اور گھبراہٹ کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! حکومت نے ان گیارہ ماہ میں روپے کی قدر میں گراوٹ کی اور نوٹ چھاپ چھاپ کر افراط زر میں اضافہ کیا بجلی، گیس اور تیل کے نرخ بڑھائے نتیجتاً جان بچانے والی ادویات، اشیائے خورد و نوش اور کرایوں سمیت ہر چیز میں بے پناہ اضافہ ہوا اور حکومت نے مہنگائی کے

نئے ریکارڈ قائم کئے۔ کروڑوں بے روز گاروں، لاچاروں اور غریبوں کے بارے میں تو حکومت نے کیا سوچنا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! پلیز wind up کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ہمیں بھی تھوڑا سا ٹائم دے دیں ابھی تو بات کرتے ہوئے ایک منٹ بھی نہیں گزرا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ wind up کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج تنخواہ دار طبقہ بھی مصیبت کا شکار ہے، غریب عوام پر مزید ٹیکس لگایا گیا ہے شاید حکومت، ان ایوانوں اور اس نظام کے کرتا دھرتاؤں کو یہ آسودگی ہے کہ ان کی پالیسیوں سے غربت جن گھروں میں اترے گی شاید وہ گھر ان کے نہیں ہوں گے۔ مگر یاد رکھیں فوق صاحب نے فرمایا تھا کہ:

یہ زرد زرد چہرے یہ لوگ جاں بلب سے
کبھی انتقام لیں گے تیری زر نگار شب سے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کے پاس last 30 seconds ہیں آپ بجٹ پر بات کریں اور اپنی بات wind up کریں۔ جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں بجٹ پر ہی آ رہی ہوں۔ میں ایک بات کہوں گی کہ سرائیکی صوبے کے نام پر یہ حکومت اقتدار کے ان ایوانوں میں مسند اقتدار پر بیٹھی ہے۔ آج ہمیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ جنوبی پنجاب کے لئے 35 فیصد بجٹ allocate کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے کہوں گی کہ کیا یہ بجٹ صوبائی فنانس کمیشن کے تحت بنایا گیا؟ اگر صوبائی فنانس کمیشن کے تحت یہ بجٹ بنایا جاتا تو جنوبی پنجاب کے استحصال زدہ اضلاع جن میں سب سے زیادہ ضلع راجن پور پسماندہ ترین ضلع ہے۔

جناب سپیکر! یہ مجھے بتائیں کہ انہوں نے ضلع راجن پور کے لئے کیا بجٹ allocate کیا ہے، کیا انہوں نے اس پسماندہ ترین ضلع کے لئے کسی ہسپتال کا اعلان کیا ہے، وہاں اتنی بڑی بڑی تین تحصیلیں ہیں کیا آپ نے باقی تحصیلوں کا نام لیا ہے، کیا آپ نے اس بجٹ میں پنجاب کے اس پسماندہ ترین ضلع کے لئے کسی یونیورسٹی کا اعلان کیا ہے؟ کسی اچھے ہسپتال کا اعلان کیا، وہاں پینے کا پانی نہیں ہے کیا آپ نے وہاں پینے کے پانی کے لئے کوئی پراجیکٹس announce کئے ہیں اور آج وہاں ایسے گھر موجود ہیں جن کے صحنوں میں سیوریج کا گندہ پانی نکالا جاتا ہے کیا آپ نے اس کے لئے کوئی بجٹ allocate کیا ہے؟ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk please، محترمہ! آپ جلدی اپنی بات مکمل کریں اب آپ last words میں اپنی بات مکمل کریں۔ جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! وہاں بجلی نہیں ہے، وہاں پرائمری اور ہائی سکولز کی اشد ضرورت ہے۔ یہاں پر آج ہیلتھ منسٹر صاحبہ کو بہت زیادہ appreciate کیا جارہا تھا۔ آپ نے تو ہسپتالوں کو privatize کر دیا ہے آپ نے تو دوایاں دینی بند کر دیں۔ خدارا جنوبی پنجاب کے اس پسماندہ ترین ضلع کی طرف دیکھیں اور وہاں ہمیں ترجیح بنیادوں پر میگا پراجیکٹس دیں اور جام پور کو ضلع بنانے کا اعلان کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ سردار فاروق امان اللہ خان دریشک!

سردار فاروق امان اللہ دریشک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع فراہم کیا۔ میں سب سے پہلے اپنے لیڈر جناب عمران خان، قائدایوان جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ جو ہمارے جنوبی پنجاب کی شان ہیں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے عوام دوست بجٹ پیش کیا اور عوام کے مسائل کو سامنے رکھ کر یہ والا بجٹ پیش کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں جنوبی پنجاب کے حوالے سے اور اپنے ضلع راجن پور کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ پچھلے دور میں ہمارا جو ریونیو generate ہوتا تھا وہ اُٹھا کر اورنج اور میٹرو میں جھونک دیا جاتا تھا۔ آج بھی میٹرو اور اورنج ہمارے صوبے پر بوجھ بنے ہوئے ہیں اور ایک سفید

ہاتھی کی مثال بنے ہوئے ہیں۔ میرے سارے بھائی یہاں موجود ہیں جو پچھلی حکومت میں تھے انہیں پتا ہے کہ جب بجٹ پیش کیا جاتا تھا تو صرف دو تین بیوروکریٹس کو ساتھ بٹھا کر جن میں احد چیمہ اور توقیر شاہ ہوتے تھے وہ سامنے بیٹھتے تھے اور ہماری عوام کا بجٹ پیش کیا جاتا تھا۔ اس بجٹ میں ایسے ایسے منصوبے شامل کئے جاتے جن کا بوجھ ہماری معیشت پر ہے اور ہم سارے پنجاب والے بھگت رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا! میں اپنی ہیلتھ منسٹر صاحبہ کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے جنوبی پنجاب اور خاص طور پر راجن پور کی محرومیوں کو دیکھتے ہوئے ہمیں Mother and Child Hospital کا تحفہ دیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی اسمبلی نے ایک قرارداد پیش کی تھی کہ ڈیرہ غازی خان سے راجن پور کے لئے dual carriage way دیا جائے۔ جناب عمران خان نے ہماری محرومیوں کو دیکھتے ہوئے الحمدللہ ADP کے اندر ڈیرہ غازی خان سے کشمور تک dual carriage way کی منظوری دے دی ہے جس کے لئے میں ان کا مشکور ہوں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ last tenure میں flood bank کے اندر کافی زیادہ کرپشن کی گئی ہے۔ آج الحمدللہ ہماری حکومت نے راجن پور، فاضل پور اور اس سے ملحقہ تمام آبادیوں کو سیلاب سے بچانے کے لئے اے ڈی پی میں فنڈز رکھے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ اس کا کام بھی شروع ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار فاروق امان اللہ دریشک! مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

سردار فاروق امان اللہ دریشک: جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ پی ٹی آئی عوام کی جماعت ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ عوامی مسائل کو سامنے رکھ کر کام کرے گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جناب محمد وارث شاد بجٹ پر تقریر کریں گے۔

جناب محمد وارث شاد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کے لئے موقع عنایت فرمایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں کیونکہ میں ایک ضروری بات کرنی چاہتا ہوں۔ ابھی ملک ندیم کامران سے بھی میری اسی حوالے سے بات ہوئی ہے۔

یہاں ایوان میں کچھ چیزیں غلط ہو رہی ہیں۔ جیسا کہ کل بھی ایک معزز ممبر نے یہاں پر تصویر بنانے کی کوشش کی تھی۔ یہاں ایوان میں بیٹھ کر معزز ممبران ویڈیو بناتے ہیں جو ایوان کی کارروائی ختم ہونے سے پہلے ہی وہ upload ہو چکی ہوتی ہیں۔ آپ سب معزز ممبران اس بات کا خصوصی دھیان کریں کہ ایوان کے اندر موبائل فون کا استعمال نہیں ہونا چاہئے کیونکہ Rule-223(k) میں ہے کہ:

223. Rules to be observed by members while present in the Assembly.-

(k) shall not use a mobile telephone.

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! آپ نے متعلقہ rule تو بتا دیا ہے، روایت بھی یہی رہی ہے اور آج سے پہلے کبھی ایسا ماحول نہیں رہا۔ ہمارے سابق سپیکر رانا محمد اقبال خان بھی اس وقت ایوان میں تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے کبھی کسی معزز ممبر کو اجازت نہیں دی کہ وہ موبائل فون سے کھیلے یا اسے on کرے۔ آپ اس حوالے سے قواعد کے مطابق جو رولنگ دیں گے ہم اس پر عملدرآمد کریں گے۔ میں حزب اختلاف کے ممبران کی طرف سے آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ ہم آپ کی رولنگ کو بالکل implement کریں گے۔ اس مقدس ایوان میں ایسا بالکل نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس rule پر سختی سے عملدرآمد کرائیں۔ میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ یہاں معزز ممبران اپنے موبائل سے messages پڑھ رہے ہیں جبکہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ انتہائی غلط ہے اور آج کے بعد اس پر ہم strict action لیں گے۔ جی، محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے off the budget آپ کی سمع خراشی کروں گا۔ کل ادھر میاں محمد نواز شریف سے ملاقات کے سلسلے میں بات ہوئی تھی۔ اس بارے میں آج "ڈان" اخبار نے پوری story چھاپی ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ جمعرات کے دن میاں

محمد نواز شریف سے ملاقات کے لئے صرف پانچ لوگوں کو اجازت دی گئی ہے۔وزیر قانون صاحب اس وقت ایوان میں تشریف نہیں رکھتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد!جب وزیر قانون تشریف لائیں گے تو آپ کی بات کا جواب دے دیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جیل مینوئل کے مطابق بھی اس قسم کی قدغن نہیں لگ سکتی۔میاں محمد نواز شریف تین مرتبہ اس ملک کے وزیراعظم رہے ہیں۔چلیں100لوگوں کی ملاقات نہیں کراتے تو کم از کم 50لوگوں کی ان سے ملاقات لازماً کروائی جائے۔جب خواجہ سلمان رفیق جیل گئے تھے تو اس دن جناب سپیکر صدارت فرمارہے تھے اور میں نے کہا تھا کہ کل ہم میں سے بھی کوئی جیل کے اندر جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اللہ نہ کرے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!ایسا ہو چکا ہے۔جناب سبطین خان اور جناب علیم خان جیل چلے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب وارث شاد!میں آپ کے لئے دُعا گو ہوں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!آپ ٹھیک فرمارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے۔میری بھی یہی دُعا ہے کہ اس ایوان سے تعلق رکھنے والے تمام معزز ممبران محفوظ رہیں۔ہمیں اچھی روایات چھوڑنی چاہئیں۔

جناب سپیکر!میں اس سلسلے میں استدعا کروں گا کہ اگر میاں محمد نواز شریف سے ملاقات کے لئے صرف پانچ لوگوں کو اجازت دینی ہے پھر یہ تو انکار کرنے کے مترادف ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ "پھر میں ناں ہی سمجھاں"

جناب سپیکر!اب میں بجٹ کی طرف آؤں گا۔میں اپنے ذہن کے مطابق تھوڑا سا routineسے ہٹ کر بات کروں گا۔بیسویں صدی کے اوائل میںUnited Kingdom میں کہیں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔جب آزادی کی تحاریک زور پکڑ گئیں تو اس وقت UK نے سارے یورپ اور امریکہ کے ساتھ مل کر ایک Plan-B بنایا۔اس کے تحت مختلف ممالک کو

آزادی ملی۔اس کے بعد بیسویں صدی کے درمیان آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک وجود میں آئے۔ان دونوں کا مقصد یہ تھا کہ ان ممالک کو monetarily monitor کرنا ہے۔اس وقت سے یہ دونوں ادارے اپنا یہی کام کر رہے ہیں۔اس بارے میں کسی ایک حکومت کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا کہ کس نے آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک سے کتنا قرض لیا؟ ہمارے مذہب اسلام کے مطابق بھی قرض لینا انتہائی ناپسندیدہ فعل ہے لیکن اگر اپنے وسائل نہ ہوں تو قرض لے کر survive کرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کی اجازت سے اتنا ضرور کہوں گا کہ ہماری حکومت بھی آئی ایم ایف سے قرض لیتی رہی ہے لیکن ہم اپنی شرائط طے کر کے قرض لیتے رہے ہیں۔ اس طرح پہلے کبھی نہیں ہوا کہ ہم نے اپنے آپ کو مکمل طور پر آئی ایم ایف کے حوالے کر دیا ہو۔ آئی ایم ایف میں جو پاکستانی بیٹھے ہوئے ہیں ہمیں ان پر اعتراض نہیں ہے۔ صفدر زیدی، باقر صاحب یا سلمان شاہ صاحب کوئی بھی ہو ہمیں اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر!اصل میں موجودہ حکومت نے اسد عمر صاحب کی ساری ٹیم replace کر دی ہے۔میں نے پنجاب کے خوبصورت وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کے ساتھ کام کیا ہے کیونکہ پچھلے دور میں ہم اکٹھے ہوتے تھے لیکن ان کا بھی اعتبار نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! wind up کر لیں کیونکہ ابھی بہت سے معزز ممبران نے تقریر کرنی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!ابھی تو میں start لے رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک منٹ میں wind up کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!میں صرف فگرز بتا دیتا ہوں۔بات یہ ہے کہ کبھی بھی مضبوط economy کے بغیر ملک survive نہیں کر سکتا۔ہم وفاق سے این ایف سی کے تحت بجٹ لیتے ہیں۔ہم نے 1606 بلین روپے اس وقت بھی لئے ہیں۔اگر وفاق کی economy ٹھیک ہو گی تو ہماری بھی ٹھیک ہو گی۔میں صرف indicators and figures بتاتا جاؤں گا کیونکہ وقت کم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہاں آپ صرف figures بتا دیں اور جلدی سے wind up کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف کے دور حکومت میں interest rate 5.50 تھا جبکہ اس وقت یہ 12.25 ہے۔ اُس وقت GDP growth 5.9 تھی جبکہ اس وقت یہ 3.3 ہے۔ اُس وقت مہنگائی یعنی inflation rate five percent تھی جبکہ اس وقت 13 فیصد ہے۔ اس وقت economic activity on high side تھی، اس وقت ڈالر کا ریٹ -/115 روپے جبکہ اس وقت -/158 روپے ہے۔ ہماری حکومت نے 11 ہزار میگا واٹ بجلی بنا کر نیشنل گریڈ میں شامل کی ہے۔ ہم نے دہشت گردی پر قابو پایا اور خصوصی طور پر کراچی کو دہشت گردی سے خلاصی دلوائی ہے۔ ہماری افواج نے شمالی وزیرستان اور بہت سی دوسری جگہوں پر دہشت گردوں کے خلاف کامیاب operations کئے ہیں۔ یہ سب میاں محمد نواز شریف کے کارنامے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے دور حکومت کے انفراسٹرکچر کے حوالے سے بات نہیں کرتا کیونکہ وقت کی کمی ہے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ ہمارے ملک میں political instability اس لئے لائی گئی تاکہ پاکستان معاشی طور پر stabilize نہ ہو سکے کیونکہ بین الاقوامی قوتیں نہیں چاہئیں کہ پاکستان stable ہو۔

جناب سپیکر! کل یہاں پر چودھری مظہر اقبال نے ہٹلر کے دور میں viables کی بات کی تو ہٹلر دور کی theories استعمال کر کے پاکستان کو destabilize کیا گیا۔ میاں محمد نواز شریف کو ہٹا کر آج ہم نے کیا کھویا، کیا پایا اُس کے حوالے سے میڈیا سے بھی پتا چلتا رہتا ہے اور اس کے علاوہ بھی سب واضح نظر آرہا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! یہ ایک سروے آیا ہے جو 19-2018 کا ہے، "ڈان" نے رپورٹ کیا ہے اور یہ سروے گورنر سٹیٹ بنک کا ہے۔ اس سروے کے مطابق ایگریکلچر 3.8 کی growth ہونا تھی لیکن اب صرف 0.8 رہ گئی ہے اور کاشتکار کے ساتھ یہ بہت بڑا ظلم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ یہ سروے رپورٹ وزیر خزانہ کو دے دیں وہ اس کو دیکھ لیں گے۔ اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ نے بہت ٹائم لے لیا ہے۔ بہت شکریہ جی، محمد ندیم قریشی!

(اس مرحلہ پر جناب محمد وارث شاد نے خود اپنی سیٹ سے چل کر
جناب ڈپٹی سپیکر کو سروے رپورٹ پیش کی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی):

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! آپ کا بیش بہا شکریہ کہ آپ نے مجھے اُس تاریخی بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا جس کو میں بحیثیت ایک سیاسی طالب علم کے اور پنجاب کے ایک شہری کے اس بجٹ کو پاکستان کی تاریخ کا وہ بجٹ قرار دوں گا جس میں لفظوں کے گورکھ دھندے کی بجائے قوم کو اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی ترغیب دی گئی۔

جناب سپیکر! قوم کو یہ بتایا گیا کہ اگر لیڈر سچا ہو، اُس کے followers سچے ہوں تو پھر کسی پنجابی شاعر نے کیا خُوب کہا تھا:

اَنا مارے اَنے نُوں تے مُکا وَجے کھمبے نُوں
کھائی جاؤ کھائی جاؤ، اُتوں رَولا پائی جاؤ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جناب عمران خان نے جس ریاست مدینہ کا ذکر کیا اُس کو پھر پاکستان چیف آف آرمی سٹاف نے، پاکستان کی غریب عوام نے، پاکستان کے مزدور نے، پنجاب کے مزدوروں اور کسانوں نے یہ ثابت کر دیا کہ "قدم بڑھاؤ عمران خان، ہم تمہارے ساتھ ہیں۔" اس کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج نے کٹوتی کے حوالے سے اس بجٹ میں اپنا حصہ ڈالا تو پھر میں ملتان کے ایک شہری کی حیثیت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پنجاب کا بچہ بچہ اس بجٹ

میں جناب عثمان احمد خان بُزدار کے ساتھ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ قوم کو لفظوں کے جادو سے باہر نکالنے کا وقت آ گیا، قوم کو سچ بتانے کا وقت آ گیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اپنے بھائی نوجوان وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج سے دس ماہ پہلے جب اللہ تعالیٰ نے جناب عثمان احمد خان بُزدار کو یہاں قائد ایوان کی نشست پر بٹھایا تھا تو میں نے یہی بات کی تھی کہ جب لوگ پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنیوں کے چُنگل سے باہر آتے ہیں تو لوگوں کو اپنے جیسے اقتدار میں ملتے ہیں تو پھر لوگوں کے کام بھی ہوتے ہیں۔ آج وقت نے ثابت کیا ہے کہ جناب عثمان احمد بُزدار اور اُن کی ٹیم نے وہ بجٹ دیا جو پنجاب کو صحیح معنوں میں پاکستان کا چیمپئن بنائے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے مخدوم ہاشم جواں بخت کی موجودگی کو اپنے لئے باعثِ رحمت سمجھتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ ملتان برصغیر کے قدیم شہروں میں سے ایک زندہ شہر ہے۔ ماضی میں ملتان کے big city کے حوالے سے بڑے پراجیکٹ آتے رہے لیکن بدنصیبی کہ خادمِ اعلیٰ چونکہ بارہ گھنٹے دن میں مصروف رہتے تھے اور رات کی مصروفیت بھی بہت زیادہ تھی اس لئے اُن کی توجہ ملتان کی طرف نہ ہوئی۔ ملتان اور ملتان کے شہری آج آپ سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ ملتان کو نہ صرف big city شہر قرار دیا جائے بلکہ big city کے الاؤنسز بھی دیئے جائیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ایک اور اہم موضوع کی طرف وزیر خزانہ کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ جب یوسف رضا گیلانی کی گورنمنٹ تھی تو شہر ملتان کے لئے اٹلی کی طرف سے ایک والڈ سٹی پراجیکٹ دیا گیا جس کے بہت سارے billions میں فنڈز پاکستان منتقل ہوئے لیکن پتا نہیں خادمِ اعلیٰ کی ابروئے جنبش سے وہ فنڈز کہاں منتقل ہوئے؟ ملتان کے شہری اور بچے آج وہ فنڈز کے حوالے سے مطالبہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ وزیر خزانہ اس پر توجہ بھی دیں گے اور حکم بھی جاری فرمائیں گے کیونکہ ملتان شہر دو حصوں پر مشتمل ہے۔ اس شہر کے چھ دروازے ہیں جسے قدیمی ملتان کہا جاتا ہے وہاں پر دو لاکھ کی آبادی سے زیادہ مقیم ہیں جو اس بات کے متقاضی ہیں کہ اُن کو شہر کے

باقی حصوں کی طرح ماڈل ٹاؤن، گلبرگ اور رائیونڈ روڈ کی طرز پر تمام ترقیاتی پراجیکٹس میں حصہ دیا جائے جو اُن کا حق ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میرا تعلق جس حلقے سے ہے مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہاں power loom انڈسٹری جو کسی زمانے میں ملتان سے بہت بڑی ایکسپورٹ کی صورت میں مشہور تھی لیکن آج وہ انڈسٹری زبوں حالی کا شکار ہے۔ سابقہ ادوار میں بے پناہ ٹیکسز لگائے گئے لہٰذا میں جناب کے توسط سے وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے اپیل کروں گا کہ اس power loom انڈسٹری کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اُن پر تمام غیر ضروری ٹیکسز کا خاتمہ کیا جائے۔ میں آپ سے ایک اور عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! یہ آخری منٹ ہے۔ چونکہ خادمِ اعلیٰ کی بڑی خواہش تھی کہ اُن کے نام سے ہر چیز منسوب کر دی جائے۔ انہوں نے چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا نام تبدیل کر دیا لیکن ملتان شہر میں تین پراجیکٹ دیئے جن کا نام شہباز شریف رکھ دیا۔ بد نصیبی اُن کے نام کے حوالے سے تھی اور خوش نصیبی یہ کہ چھوٹا ہسپتال میرے حلقے میں آ گیا ہے۔

جناب سپیکر! آج میں سُن رہا ہوں کہ اس ہسپتال کو منتقل کیا جا رہا ہے حالانکہ وہ ہسپتال دو لاکھ سے زیادہ آبادی کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ ملتان شہر کے اندرون شہر جسے قدیمی شہر کہا جاتا ہے اُن کے لئے واحد وہ سہولت گاہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہسپتال کی منتقلی پر غور کیا جائے اور وہاں سے منتقل نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! آخری بات میں اپوزیشن کے دوستوں سے یہ عرض کروں گا کہ پاکستان انٹرنیشنل سازشوں کے چنگل میں ہے۔ یہاں ایک جگہ قصرِ بتول ہنزہ بلاک اقبال ٹاؤن کے حوالے سے بہت ساری advertisements سوشل میڈیا پر دیکھ رہا تھا کہ وہاں کوئی ایسا اجتماع ہونے جا رہا ہے۔ میں چونکہ political worker ہوں اس لئے میرے لئے یہ بہت بڑی خبر ہے کہ ایک Ambassador جو آج پاکستان میں ہمارے پڑوسی ملک کا ہے وہ اُس وقت وہاں بھی

Ambassador تھا جب مصر میں جنگ ہو رہی تھی، وہ ہمارے پڑوسی ملک کا Ambassador وہاں پر بھی تھا جب ملک شام میں جنگ ہو رہی تھی، وہ اس ملک میں بھی Ambassador تھا جسے آج عراق کا تباہ حال ملک جانا جاتا ہے۔ وہ Ambassador آج کل پاکستان میں پڑوسی ملک کا ہے اس لئے میں اپوزیشن کے دوستوں سے عرض کروں گا کہ یہ موقع ہے کہ ہم پاکستان کو آگے لے کر بڑھیں۔ یہ جو اجتماع ہونے جارہا ہے اس حوالے سے سوشل میڈیا پر بڑی خبریں ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس شعر کے ساتھ ختم کرتا ہوں کہ:

خدا کرے کہ میری ارضِ پاک پر اترے
وہ فصل گُل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
یہاں جو سبزہ اُگے وہ ہمیشہ سبز رہے
اور ایسا سبز جس کی کوئی مثال نہ ہو

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ زیب النسا!

محترمہ زیب النسا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ ہمارا پرانا ساتھی وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش ضرور کروں گی کیونکہ انہوں اس بجٹ کاپی کی اتنی خوبصورت ڈیزائننگ کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اتنی خوبصورت جسے آپ نے پھاڑ کر ہی پھینک دی تھی۔

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! اس کاپی میں کسان، مزدور اور بچوں کی تصویر ہے۔ کاش کہ اس کے اندر بجٹ بھی اس کے مطابق ہوتا۔ جب ہمارے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی حکومت تھی تو اُس وقت موٹروے جیسے منصوبے آتے تھے۔ آج موٹروے پر ہر آدمی سفر کر رہا ہے۔ میٹروبس میاں محمد شہباز شریف نے دی جس میں آج لاکھوں لوگ سفر کر رہے ہیں۔ آج مہنگائی آسمانوں سے باتیں کر رہی ہے، آج ڈالر کی قیمت کہاں پر پہنچی ہوئی ہے؟ جناب عمران خان کے بچے پاکستان میں ہوتے تو انہیں آٹے دال کا بھاؤ پتا ہوتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کل سلیکٹڈ وزیر اعظم نے کہا تھا کہ گائے بیچ دو بکریاں بیچ دو اور بھینسیں بیچ دو تو وہ بھینسیں وزیر اعظم ہاؤس میں اس لئے رکھی گئی تھیں کہ دودھ کا استعمال وزیر اعظم ہاؤس میں

ہوتا تھا۔ انہوں نے اٹھارہ لاکھ میں گائے بھینسیں بیچیں لیکن انہوں نے اٹھارہ لاکھ روپے کا ٹینڈر طوطے کے پنجرہ بنانے کے لئے دیا ہے۔ اب یہ گائے بھینس کا دودھ نہیں پئیں گے اب یہ طوطے کا دودھ پئیں گے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا تھا کہ ہم وزیراعظم ہاؤس کے خرچ کم کریں گے۔ ہم ایوان صدر کے خرچ کم کریں گے۔ آج ایوان صدر میں چونتیس چونتیس لاکھ روپے کے مشاعرے ہو رہے ہیں۔ شیم شیم شیم۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے قائد نے ہمیشہ جو وعدہ کیا وہ پورا کیا۔

وہ وعدہ ہی کیا جو ایفا نہ ہوا
وہ قرض ہی کیا جو ادا نہ ہوا

جناب سپیکر! آج جھولیاں اُٹھا اُٹھا کر غریب رو رہے ہیں۔ آپ کی نظریں جب گیلری کی طرف ہوتی ہیں تو آپ نے صحافیوں کے لئے کیا کیا ہے، ان کے لئے کتنا فنڈ رکھا ہے؟ آج غریب ادویات نہیں خرید سکتے۔ آج آٹا مہنگا ہے، چینی مہنگی ہے، دالیں مہنگی ہیں، دوائیاں مہنگی ہیں، مرنا مہنگا ہے اور جینا بھی مہنگا ہے۔ یہاں سب کچھ مہنگا ہے یہ سب کچھ لوٹ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے قائد نے گرین ٹریکٹر دیئے۔ اِنہوں نے پاکستان کا بیڑہ غرق کر کے رکھ دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! ایک شعر پڑھنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پڑھیں۔

محترمہ زیب النسا: جناب سپیکر! عرض ہے کہ:

ہم تو دشمن کو پاکیزہ سزا دیتے ہیں
نام لیتے نہیں نظروں سے گرا دیتے ہیں

پاکستان زندہ باد

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب آصف مجید!

جناب آصف مجید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے آج بجٹ کے موقع پر اظہار خیال کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے اپنے لیڈر جناب عمران خان کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ آج انہی کے وژن کے مطابق پنجاب ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو ان مشکل حالات میں اتنا اچھا تاریخی بجٹ، لوگوں کی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے بجٹ پیش کرنے پر اور پنجاب کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے والا بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اپوزیشن صرف تنقید برائے تنقید کر رہی ہے۔ خدارا صرف تنقید برائے تنقید کرنے سے اور شعلہ بیانی کرنے سے آپ کا ماضی ختم نہیں ہو گا۔ آئیں اس موقع پر اکٹھے مل کر کام کریں، پنجاب کو بنائیں اور جو محرومیاں پچھلے دس سال میں آپ لوگوں نے اس قوم کو دی ہیں اس کے حل کا وقت آ گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آج اس موقع پر کہتا ہوں اور میرا یقین ہے کہ جناب عمران خان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرے گا۔ حالات مشکل ضرور ہیں لیکن مایوسی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں اور میں جنوبی پنجاب کے حوالے سے بات کروں گا کہ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ الفاظ کے گورکھ دھندے کے بجائے جنوبی پنجاب کے لئے صحیح معنوں میں 35 فیصد بجٹ رکھا ہے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ 35 فیصد بجٹ پہلے کی طرح نہیں ہو گا کہ آپ نے بتایا کچھ اور دکھایا کچھ اور ہے۔ انشاء اللہ یہ پیسا جنوبی پنجاب پر لگے گا۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے شیخ زید-II جیسا منصوبہ، خواجہ فرید آئی ٹی یونیورسٹی جیسا تاریخی منصوبہ دیا ہے جو انشاء اللہ ہمارے علاقے کی ترقی کا پیش خیمہ ہو گا۔

جناب سپیکر!میں نے یہاں دیکھا کہ ہمارے سینئر پارلیمنٹیرین لکھی ہوئی تقاریر کر رہے ہیں۔ ان کا قصور نہیں ہے کیونکہ ان کے لیڈر بھی ہمیشہ لکھی ہوئی تقاریر کرتے تھے۔ اب یہ وتیرہ بدلنا چاہئے۔

جناب سپیکر!ہمیں حقائق کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ میں آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ ہمارا صوبہ پنجاب صحیح معنوں میں ترقی کی راہ پر گامزن ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ سید علی حیدر گیلانی!

سید علی حیدر گیلانی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔

وقت ازالہ نہ کر سکا جس کا
لوگ ایسے بھی ہم نے کھوئے ہیں

جناب سپیکر! آج میں سب سے پہلے ایک ایسی خاتون کو خراجِ تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں جس نے اس ملک کے جمہوری حقوق، آئینی حقوق اور انسانی حقوق کے لئے جدوجہد کی اور اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ ان کا نام محترمہ شہید بے نظیر بھٹو ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید علی حیدر گیلانی اپنی بات جاری رکھیں۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر!میں سب سے پہلے وزیر خزانہ کی تقریر پر گفتگو کرنا چاہوں گا۔ وزیر خزانہ نے بڑے احسن طریقے سے بڑی زبردست تقریر کی تھی۔ پنجاب کی عوام ان کی تقریر کو بڑے غور سے سننا چاہتی تھی۔ وزیر خزانہ سال میں ایک دفعہ ہی تقریر کرتا ہے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تقریر کو اہمیت بھی دینی چاہئے اور ان کی تقریر کو غور سے سننا بھی چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!وزیر خزانہ نے بڑے خوبصورت انداز میں پنجاب کی عوام کی امنگوں پر، پنجاب کے غریب کسان کی اُمنگوں پر اس طرح چھری رکھی جس طرح عید کے دن قربانی کے جانور پر چھری رکھی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے 50 فیصد سے زائد ممبران پنجاب اسمبلی دیہاتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے حلقہ نیابت دیہاتوں پر مشتمل ہیں۔ مجھے یہ بات پڑھ کر بڑا دُکھ ہوا کہ پنجاب جو زرعی صوبہ ہے اور ہماری معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے۔ ہم نے جو زرعی ٹیکس کا اضافہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کی پُرزور مذمت کرتا ہوں اور وزیر خزانہ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس پر نظر ثانی کی جائے۔ جس طرح ہمارے ملتان کے معزز ممبر نے تقریر کی انہوں نے ایک point miss کیا ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ بہت valid point ہے کہ:

> Multan is one of the oldest city of Pakistan and perhaps it's the oldest city of the world

جناب سپیکر! اس پرانے قدیمی شہر ملتان کا سیوریج بہت خستہ حالت میں ہے تو میں وزیر خزانہ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کے لئے بھی فنڈز کی allocation کی جائے۔

جناب سپیکر! پچھلے دس سال سے ہم لوگ میاں محمد شہباز شریف کو یہ اپیل کرتے رہے ہیں کہ ملتان کو big city announce کیا جائے اور اس کے لئے big city allowances announce کئے جائیں لیکن مجھے دُکھ ہوتا ہے اور میں دُکھی دل سے یہ بات کر رہا ہوں کہ یہ کام نہیں ہو سکا تو میں معزز وزیر خزانہ کو یہ گزارش کروں گا کہ ملتان کی عوام کی یہ دیرینہ خواہش اور دیرینہ مطالبہ آپ منظور کر لیں اور ملتان کو big city allowance دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی speech wind up کریں۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ مزید لوں گا۔ سید یوسف رضا گیلانی جب وزیر اعظم تھے تو انہوں نے ملتان کینسر ہسپتال کے لئے 350 ملین روپے کے equipments purchase کر کے نشتر ہسپتال کو دیئے تھے یہاں پر ہیلتھ منسٹر صاحبہ بھی موجود ہیں تو میں ان سے request کروں گا کہ مجھے ان equipments کے بارے میں بتائیں کہ ان کا کیا بنا ہے؟

جناب سپیکر! آخر میں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ملتان بہاولپور روڈ پر سید یوسف رضا گیلانی نے 100 ایکڑ زمین کیڈٹ کالج کے لئے allocate کی تھی اور کیڈٹ کالج کی وہ زمین پچھلے دس سال سے موجود ہے اس کے لئے میں وزیر خزانہ سے request کروں گا کہ اس کے لئے بجٹ allocation کی جائے کیونکہ ملتان کی عوام کا یہ دیرینہ مطالبہ ہے کہ ان کو کیڈٹ کالج دیا جائے۔

بجٹ پر ہم نے جتنی بھی گفتگو ہم نے حکومتی یا اپوزیشن ممبران سے سنی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ بجٹ کو ہم نے جتنا پڑھا اور سنا ہے

This is an anti poor budget. Mr Speaker Pakistan People's Party and the opposition will oppose it, and we will not only oppose this budget but Mr Speaker we will urge the government allies to also do the same.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، منسٹر صاحبہ! کیا آپ کچھ بات کرنی چاہتی ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جی، شکریہ۔ میں صرف اپنے فاضل بھائی کو یہ تسلی دینا چاہتی ہوں کہ آپ بالکل فکر نہ کریں۔ جہاں تک ملتان کا تعلق ہے تو ان کو یہ بھی پتا ہونا چاہئے کہ وہاں 500 بیڈز کے نئے ہسپتال کے تمام پیسے بھی sanctioned ہو گئے ہیں۔ نشتر ہسپتال کے equipments کے پیسے ADP میں ہیں اور اس وقت سب سے اہم یہ چیز ہے کہ 2014 سے جو ڈی ایچ کیو ہسپتال بن رہا تھا اور ابھی تک مکمل نہیں ہوا وہ انشاءاللہ جولائی کے آخر تک مکمل ہو جائے گا اور یہ بھی میں آپ کو تسلی دے دوں which is extremely important کہ آپ کے علاقے کے جتنے BHUs and THQs ہیں ان سب کو بھی revamp کیا جا رہا ہے تا کہ وہاں پر بہتر سے بہتر سہولتیں فراہم ہوں۔

MR DEPUTY SPEAKER: You should appreciate the efforts of the Health Minister.

SYED ALI HAIDER GILLANI: Mr Speaker! I would definitely appreciate the efforts of the honorable Health Minister and thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اب محترمہ عظمیٰ کاردار اپنی speech کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہم نے دیکھا کہ قائد حزب اختلاف نے ایک سکرپٹ پڑھی اور پھر وہ سکرپٹ TCS کر کے نیشنل اسمبلی بھجوا دی گئی اور پھر وہاں پر قائد حزب اختلاف نے پڑھی۔ یہ وہ سکرپٹ ہے جو کہ عوام نے مئی 2018 میں totally refused کر دی ہے اور

اس لئے آج وزیراعظم جناب عمران خان ہیں۔اسی سکرپٹ میں احساس کو بھی کاپی پیسٹ کرکے انہوں نے ذکر کیا لیکن ان کو کیاپتا کہ احساس کس چڑیا کا نام ہے؟احساس کا تو اس شخص کو پتا ہے جس نے پوری ایک احساس منسٹری کھڑی کردی اور اس احساس منسٹری کے لئے 190۔ارب روپے مختص کئے۔ملک صاحب کو ایک بہت issue تھا کہ آپ نے کوئی پلاننگ نہیں کی تو Punjab growth strategy 2023 جو کہ مخدوم ہاشم جواں بخت،ڈاکٹر حفیظ پاشا، ڈاکٹر امان اللہ اور PERI Researchers نے بہت سوچ بچار کرکے بنائی ہے اس سے ہمارے پنجاب میں growth rate انشاءاللہ تعالیٰ سات فیصد تک جائے گا۔

جناب سپیکر!سردار اویس احمد خان لغاری نے بہت غمزدہ الفاظ میں ایگریکلچر کی بات کی کہ اس گورنمنٹ نے ایگریکلچر کے لئے کوئی حصہ نہیں رکھا تو میں ذرا لغاری صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں وہ یہاں پر موجود نہیں کہ جب آپ کے لیڈران جنوبی پنجاب میں cotton growing areas میں شوگر ملز لگا رہے تھے تو اس وقت آپ کدھر تھے؟اس وقت آپ کو کیوں خیال نہیں آیا اس وقت آپ کو ایگریکلچر کی فکر کیوں نہیں ہوئی؟یہ بھاؤ کی باتیں کرتے ہیں تو ان کے پارٹی کے تین مرتبہ وزاعظم رہے ہیں تو اس وقت ان کو کسی چیز کا بھاؤ پتا نہیں چلا اور اب ان کو آٹے دال کا بھاؤ پتا چل رہا ہے کیونکہ یہ جیل میں بیٹھے ہوئے ہیں اور انشاءاللہ آگے بھی پتا چلے گا۔

جناب سپیکر!اب میں بجٹ پر آتی ہوں تو یہ پہلا بجٹ ہے کہ جس میں gender، mainstreaming کے لئے بھی allocation کی گئی ہے،سوشل سیکٹر کے لئے اور کمزور طبقوں کے لئے بھی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!آپ دیکھیں کہ 32 فیصد سے سوشل سیکٹر پر 41 فیصد تک یہ بجٹ گیا ہے۔ہومن ریسورس ڈویلپمنٹ پر تمام زور دیا گیا ہے کیونکہ یہی جناب عمران خان کا اور پنجاب میں جناب عثمان احمد خان بُزدار کا وژن ہے ۔Empowerment کی یہ کیا بات کرتے ہیں کہ empowerment تو اب جنوبی پنجاب کی ہوئی ہے کہ ہمارا وزیراعلیٰ، وزیر خزانہ اور ہمارے ڈپٹی سپیکر بھی جنوبی پنجاب سے ہیں، آپ راجن پور کی بات کرتے ہیں آپ نے کبھی یہ سوچا ہے کہ وہاں پر 43 فیصد میں defecation ہوتی ہے آپ نے پورے پنجاب میں 15 فیصد عوام کو toilets دینا گوارہ نہیں کیا۔پنجاب کی 80 فیصد عوام زہریلا پانی پیتی ہے۔ہم نے 8۔ارب روپے آب پاک

پراجیکٹ کے لئے اس بجٹ میں رکھے ہیں جس سے تمام اضلاع کو صاف پینے کا پانی مہیا کیا جائے گا۔ آپ کے واٹر سپلائی کے بہت سے ایسے منصوبے تھے جو کہ ناکارہ پڑے ہوئے تھے ان کو ہم نے چالو کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! آخر میں اگر میں Godfather کی وارداتوں کا ذکر نہ کروں تو بہت زیادتی ہوگی۔ ڈاکہ ڈالو پکڑے جاؤ، ایل ڈی اے پلازہ میں ریکارڈ کو آگ لگادو، نندی پور کے ریکارڈ کو آگ لگادو، رمضان شوگر مل کے ریکارڈ کو آگ لگادو، ایم ایم عالم روڈ پر آگ لگادو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جی، جناب منان خان!

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ وقت ختم ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دس منٹ ہاؤس کا وقت بڑھایا جاتا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! وزیر خزانہ جو ہمارے ساتھی رہے ہیں انہوں نے عوامی بجٹ پیش کرنے کی کوشش کی ہوگی لیکن اس بجٹ سے میں اس حکومت کی ترجیحات میں عوام کی مشکلات اور مہنگائی کو کنٹرول کرنا نہیں ہے کیونکہ دن بدن مہنگائی میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں خاص طور پر جو انہوں نے سرکاری ملازمین کی تنخواہیں دس فیصد بڑھائی ہیں اس کی میں مذمت بھی کرتا ہوں کیونکہ جتنی مہنگائی ہو چکی ہے اس کے مطابق سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں چالیس سے پچاس تک اضافہ ہونا چاہئے تھا۔ اس حکومت کے جتنے بھی تبدیلی کے نعرے تھے، کیا یہ تبدیلی ہے کہ غیر منتخب لوگوں کو منتخب نمائندوں پر ترجیح دی جائے۔ کیا یہ تبدیلی ہے کہ غیر منتخب لوگوں کو وزیر اور مشیر بنایا جائے اور کیا یہ تبدیلی ہے جو پی ٹی آئی کے ٹکٹ ہولڈرز ہیں ان کو اس بجٹ میں فنڈز دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر! میرے جو ساتھی ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کے ساتھ بھی زیادتی ہوئی ہوگی کیونکہ مجھے نہیں پتا کہ ان کو بھی فنڈز دیئے گئے ہیں یا نہیں۔

جناب سپیکر! اسی کتاب کے اندر ہے کہ ہمارے علاقے نارووال کے اندر ہارے ہوئے لوگوں کو بھی فنڈز دیئے گئے ہیں تو کیا یہ منتخب لوگوں کی توہین نہیں ہے؟ اس کے ساتھ ہسپتالوں اور سکولوں کے حالات بھی آپ کے سامنے ہیں کیونکہ ادویات جس طرح مہنگی ہو رہی ہیں اور مل بھی نہیں رہیں۔

جناب سپیکر! اب حال یہ ہے کہ میں نے وزیر صاحبہ سے ایک پروفیسر صاحب کو فون کروایا کیونکہ وہ پرائیویٹ ہسپتال میں آپریشن کے دو لاکھ روپے لے رہے تھے جبکہ منسٹر صاحبہ سے فون کروانے کے باوجود سرکاری ہسپتال LGH میں تین لاکھ demand کر رہے تھے۔ میں کہوں گا کہ غریب آدمی کہاں جائے گا؟ عوام کے ساتھ دھوکا اور زیادتی کی گئی ہے۔ جس طرح تھانوں میں سیاسی مداخلت ہے اور انہوں نے نعرے لگائے تھے کہ ہم پولیس کو غیر سیاسی بنائیں گے تو وہ دعوے کہاں گئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! ممبر صاحبان بیٹھ جائیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! وقت کی کمی ہے۔ نارووال چونکہ مسلم لیگ (ن) کا ضلع ہے اور مسلم لیگ (ن) وہاں سے جیتی ہے جس کی سزا یہ دی جارہی ہے کہ روڈ سیکٹر، یونیورسٹی، تعلیمی ادارے اور ساری سکیموں کے فنڈز وہاں سے نکال دیئے ہیں اور غیر منتخب لوگوں کی سکیمیں شامل کی جارہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منان خان! شکریہ۔ دو تین تقریریں رہتی ہیں اور ٹائم کم ہے۔ پلیز! wind up کرلیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ اُن لوگوں کا حق ہے۔ ہمارا ضلع نارووال سرحدی علاقے میں ضرور ہے لیکن پاکستان کا حصہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! نارووال کے لوگ یہ حق رکھتے ہیں کہ اُن کی سکیمیں جو ADP میں موجود ہیں ان کو جاری رکھا جائے۔ وہاں پر جاری منصوبوں اور ایک میڈیکل کالج تھا اُن کو نکال دیا ہے۔ ہمارے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کیا جارہا ہے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس کی مذمت

کرتے ہیں اور یہ توقع بھی کرتے ہیں کہ اگر صورتحال ایسی رہی تو ہم ضلع نارووال والے احتجاج کے لئے آجائیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عابدہ بی بی!

محترمہ عابدہ بی بی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں یہ بجٹ پیش کرنے پر اپنے وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار، وزیر خزانہ اور اُن کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے پاکستان بننے کے بعد یہ پہلا بجٹ پیش کیا ہے جو عوام اور غریبوں کے لئے بجٹ ہے۔ اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے میں اپنے بھائیوں اور بہنوں سے کہوں گی کہ ہمارے سوشل ایکشن پلان کو ضرور پڑھ لیں اور دیکھ لیں کہ اس بجٹ کے اندر غریبوں، بیواؤں، یتیموں، خواجہ سراؤں اور ہر وہ طبقہ جو غریب ہے سب کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں حالانکہ اس سے پہلے اس طرح کا کوئی بجٹ پیش نہیں کیا گیا جس میں یہاں کی غریب عوام کو focus نہ کیا گیا ہو۔

جناب سپیکر! میرا تعلق مری سے ہے اور میں اپنے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار اور وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ہمارے مری کو کوہسار یونیورسٹی دی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر بار بار request کرتی تھی کہ ہمارے سکولوں کو اپ گریڈ کیا جائے تو ہمارے سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے جس پر میں اُن کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مری میں ایک بہت بڑا مسئلہ پانی کا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ مری کے اندر بلک واٹر کے نام سے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگایا گیا تھا جو جناب پرویز الٰہی کے سابقہ دور کا تھا۔ جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی تو انہوں نے اس بجٹ کے پیسے دوسری سکیموں میں صرف اور صرف اس لئے لگا دیئے کیونکہ وہ کسی اور کا پراجیکٹ تھا۔ انہوں نے مری کے لوگوں کو پانی کی بوند بوند سے محروم کر دیا۔

جناب سپیکر! اب مری کی عوام آپ سے مطالبہ کرتی ہے کہ اُن لوگوں کا احتساب کیا جائے جنہوں نے اُن کو پانی کی بوند بوند سے محروم کر دیا تھا۔

جناب سپیکر! میں بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ بلک واٹر سپلائی کے اوپر دوبارہ سے کام ہو رہا ہے۔ وہاں 3۔ ارب روپے ضائع ہوئے ہیں کیونکہ وہاں پائپ پڑے ہوئے تھے جو زنگ آلود ہو گئے تھے اُس کا بھی احتساب کیا جائے کیونکہ پچھلی حکومت نے وہ سارا پیسا کیوں ضائع کیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! میں ایک بات یہ بھی کرنا چاہوں گی کہ ہمارے وہاں کے جنگلات سے بہترین لکڑی نکلتی ہے جو کہ چُرا کر شریفوں کے محلوں میں لگائی گئی ہے لہٰذا اُس کا بھی احتساب کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور!

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR DEPUTY SPEAKER: No point of order.

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر ضرور بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔ محترمہ نے بات کرنی ہے۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! کیوں پوائنٹ آف آرڈر نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بیٹھ جائیں۔ تشریف رکھیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میں نہیں بیٹھوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں، شور وغل)

میں نے کہا آپ تشریف رکھیں اور اپنی زبان کو تھوڑا سنبھال کر بات کریں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! کیوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں اور زبان سنبھال کر بات کریں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! آپ روایت توڑ رہے ہیں لیکن میں روایت توڑنے نہیں دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں کہہ رہا ہوں آپ تشریف رکھیں۔ بیٹھ جائیں۔ جی، محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور!

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ آخر کار آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ الحمدللہ سے شروع ہونے والی ریاستِ

مدینہ آہستہ آہستہ اس بجٹ کے بعد اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے ریاستِ نابینا میں تبدیل ہو چکی ہے۔ اس بجٹ کو بہترین قرار دینے والے ہمارے وزیر خزانہ جس وقت وہ 12 صفحات پڑھ رہے تھے اُس وقت ان کی body language چلّا چلّا کر بول رہی تھی کہ اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ جب selected مشینیں اپنے کرائے کے مشیروں سے بجٹ لکھواتی ہیں تو پھر عوام کے مقدر میں ایسے ہی بجٹ سامنے آتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ کرنا چاہوں گی کہ گزشتہ چار دن سے اور آج پانچواں دن ہے اس مقدس ایوان جس میں ہم تنخواہیں لے کر بیٹھتے ہیں اس کو ایک سیاسی اکھاڑے میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ جب ہم اس ایوان سے باہر مختلف این جی اوز کے پروگراموں اوراپنی نجی محفلوں میں جاتے ہیں تو ہم ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر تصویریں کھنچوا کر سوشل میڈیا پر لگواتے ہیں اور اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔

جناب سپیکر! عوام ہم سے یہ پوچھتی ہے کہ ہمارا یہ سارا اخلاق اس ایوان سے باہر کیوں ہے اور اس ایوان میں جہاں ہم لوگوں کی بات کرنے آتے ہیں وہاں پر ایک سابقہ وزیر موصوف جن کا کام اس قیمتی بجٹ کی تقریر میں قائد حزب اختلاف کا vanity box چیک کرنا ہے؟ کیا اس وقت حکمران طبقے کا کام اور اُن کے وزیروں کا کام صرف یہی ہے کہ وہ نیب کے ساتھ مل کر قائد حزب اختلاف کے cosmetics کو چیک کریں گے اور اُن کے غسل خانوں میں گھسیں گے پھر کہتے ہیں کہ ہمارا نیب کے ساتھ گٹھ جوڑ نہیں ہے۔ مجھے بتائیں کہ اندر کی باتیں باہر کیسے آتی ہیں کہ کون کیا چیز استعمال کرتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ wind up کریں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس موقع پر ہمیں غور کرنا چاہئے کہ آج ہم اُس معیشت کی بات کرتے ہیں جو آج ventilator پر ہے، کیا ہمیں یہ زیب دیتا ہے کہ ہم آپس کی لڑائیاں اور آپس کی بُری باتیں چوراہوں میں کرتے ہیں اسی لئے سیاستدان عوام میں کبھی بھی عزت کی نظر سے سامنے نہیں آتے اور اس میں صرف ہمارا اپنا قصور ہے۔ اب میں بجٹ پر بات کرنا چاہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ wind up کریں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں نے ابھی بجٹ پر شروع کیا ہے۔ میرا بھی استحقاق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، صرف ایک منٹ لے لیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! ہم پہلی دفعہ آئے ہیں۔ ہمارے وزیراعظم کی بات کرتے ہوئے زبان پھسل گئی کیونکہ پہلی دفعہ آئے، وزیراعلیٰ بات ہی نہیں کرتے وہ پہلی دفعہ آئے ہیں اور میں بھی پہلی دفعہ آئی ہوں اس لئے مجھے بھی بولنے کا موقع دیا جائے۔ یہ تو کوئی بات نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، آپ بولیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے کا پورا حق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بات کریں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! جب سے حکومت آئی ہے اس سے ایک سال پہلے ہیپاٹائٹس ایکٹ بنا جس میں یہ شامل تھا کہ جو لوگ ہیپاٹائٹس کو بڑی تیزی سے پھیلا رہے ہیں اُن میں سرفہرست barber اور سیلون والے شامل ہیں۔ اُس وقت ان لوگوں نے volunteer گورنمنٹ کے ساتھ مذاکرات کئے تھے اور بہت ساری ورکشاپس کروا کر ہم نے اُن کو مفت میں ادویات دیں اور مفت ٹیسٹ کروائے اور انہوں نے ہمارے ساتھ بہت cooperate کیا۔ جب پی ٹی آئی کی حکومت آئی ہے تو گزشتہ دس مہینے سے اس پر کوئی کام نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! اچانک کچھ اخباروں میں fake خبریں دے کر 30 تاریخ سے ان کے خلاف crackdown اور پکڑ دھکڑ شروع ہو گئی تو براہ مہربانی ان کے نمائندوں کو بلایا جائے اور اس پر بیٹھ کر بات کی جائے۔ ٹیکس جو پارلرز پر لگ رہا ہے تو اس حوالے سے ایک پالیسی دی جائے۔ عوام پہلے ہی اپنی مصیبتوں میں پڑی ہوئی ہے تو ہم کوئی نیا مظاہرہ شروع نہ کریں اس لئے kindly ان کے تحفظات کو دور کیا جائے اور اس سلسلے میں ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے۔

جناب سپیکر! ہمیں clear بتایا جائے کہ وہ لوگ جن کو آپ نے panic condition میں کیا ہے ان کے بارے میں saloon tax کا کیا سلسلہ ہے اور جو آپ کی registration licensing ہے اس پر آپ نے کیا کیا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ خدیجہ عمر!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ محترمہ سبرینہ جاوید! ہاؤس کا وقت پانچ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ سبرینہ جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ایاک نعبدو و ایاک نستعین۔ اے اللہ خاص تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ بہت دنوں سے شاعری سن رہی ہوں تو میں بھی ایک شعر پڑھنا چاہوں گی:

للکارے گا جب کوئی آداب سکھا دیں گے
تقدیر کی قوت ہم دنیا کو دکھائیں گے

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار، وزیر خزانہ اور ان کی ساری ٹیم کو بہت مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے جناب عمران خان کے وژن، ان کے نظریات کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اقتصادی اور معاشی بدحالی کے موقع پر اتنا بہترین بجٹ دیا۔ آپ لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ میں یہ کہوں گی کہ 47 فیصد ترقیاتی بجٹ میں اضافہ کیا گیا۔ نان ڈویلپمنٹ بجٹ میں 2.7 فیصد کا اضافہ ہوا جس سے ہمارے تنخواہ دار، پنشنرز اور recurring جو ہمارے اخراجات ہیں ان میں بہت بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر! پی ٹی آئی کی حکومت نے اپنے منشور کو مد نظر رکھتے ہوئے "احساس" جیسے پروگرام کو متعارف کروا کر غربت کی لکیر سے نیچے ان تمام لوگوں کو cater کیا ہے جو آج تک کئی دہائیوں سے نظر انداز ہو رہے تھے جن میں "باہمت بزرگ پروگرام" کے لئے تین بلین روپے، "ہم قدم پروگرام" پر 3.5 بلین روپے، "سرپرست پروگرام کے لئے 2 بلین روپے "مساوات پروگرام" پر 20 کروڑ روپے، "نئی زندگی" کے لئے 10 کروڑ روپے رکھے گئے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گی کہ جب ملکوں اور قوموں پر ناانصافیوں کی انتہا ہو جائے تو رب اللعالمین ایک مسیحا بھیجتا ہے اور جناب عمران خان اس قوم کے مسیحا کی صورت میں آئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ میری دعا ہے کہ آنے والا وقت یہ ثابت کرے گا کہ انہوں نے غریب عوام کے لئے اپنے منشور اور نظریات کو مد نظر رکھتے ہوئے کتنے ترقیاتی کام کئے۔ شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you very much. The House is adjourned to meet on Monday the 24th June 2019 at 3.00 P.M.